فرما دیجئے آسمانوں اور زمین میں رہنے
والوں میں سے کوئی بھی عالم الغیب نہیں (سورۃ نمل)

عائشہؓ فرماتی ہیں جو شخص تیرے سامنے بیان کرے کہ نبی ﷺ غیب جانتے ہیں تو یقین جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا (بخاری ۱۰۹۸)

عالم الغیب کون ہے

مؤلف

مفتی رحمت اللہ امین صاحب

اس رسالہ میں بے شمار آیات قرآنی (۴۰) احادیث اور بہت سے مفسرین کے اقوال اور فقہ حنفی اور علمائے امت کے بے شمار کتابوں کے حوالے موجود ہیں۔ عام مسلمانوں کیلئے اور خاص کر علماء اور طلباء کیلئے انتہائی ضروری رسالہ ہے۔

دار العلوم دیوبند پشاور
ہریانہ روڈ ٹیوب ویل کورونہ پشاور
0306-5909372

﴿عالم الغیب کون ہے﴾

اس رسالہ میں بے شمار آیات قرآنی (۴۰) احادیث اور بہت سے مفسرین کے اقوال اور فقہ حنفی اور علماء امۃ کے بے شمار کتابوں کے حوالے موجود ہیں عام مسلمانو کیلئے اور خاص کر علماء اور طلباء کیلئے انتھائی ضروری رسالہ ہے۔

مفتی رحمت اللہ امین الحنفی ثم دیوبندی

پشاور ھریانہ روڈ ٹیوب ویل کورونہ مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن للبنات۔

موبائل:۔ 0306-5909372

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

مفتی صاحب کون کون لوگ عالم الغیب ہے بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف انبیاء عالم الغیب ہیں، بعض کہتے ہیں، کہ اولیاء بھی، اور بعض جنّات بھی عالم الغیب سمجھتے ہیں، مفصّل جواب کی ضرورت ہے اور قرآن حدیث کی روشنی میں ضروری ہے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

پیارے بھائی علمِ غیب اللہ تعالیٰ کیلئے صفتِ خاصّہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاصّہ کسی اور کو دینا شرک ہے، اس کو قرآن نے بھی شرک کہا۔ اور حدیث نے بھی اور فقہ نے بھی اور علمائے حق نے بھی، میں مختصر قرآنی آیات، چند احادیث او فقہ کی عبارات نقل کرنا چاہتا ہوں۔

قالت عائشةؓ من حدّثک انه يعلم الغيب فقد كذب وهو يقول لايعلم الغيب الاالله (بخاری جلد ۲ صفحه ۱۰۹۸)

انبياء عليهم السلام عالم الغيب نهيں۔

(ا)۔آدم علیه السلام اورعلم غیب:۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **قَالَ مَانَهٰاکُمَا رَبُّکُمَا عَنْ تِلْکُمَا الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَا مَلَکَیْنِ اَوْتَکُوْنَا مِنَ الْخَالِدِیْنَ. (اعراف ۲۰)**

ترجمه: شیطان کہنے لگا کہ تمہارے ربّ نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے نہ ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ رہنے والوں میں سے نہ ہو جاؤ، اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی کہ یقین جانے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں سو ان دونوں کو فریب سے (جنت) سے نیچے لے آیا۔

تشریح: دیکھو شیطان نے صریح غلط بیانی اور کذب تراشی سے کام لیتے ہوئے آدم علیہ السلام کو شجرۂ ممنوعہ کے استعمال پر آمادہ کرلیا۔ ان کے سامنے جھوٹی قسمیں کھا کر اور اپنی پُر فریب باتوں

سے انہیں اپنی سچائی اور خیر خواہی کا یقین دلایا، اور وہ اس کے فریب میں آگئے ۔اگر وہ عالم الغیب ہوتے تو اس کی چال کو جان جاتے اور اس کے ورغلانے میں نہ آتے۔

(۲)۔ نوح علیہ السلام اور علم غیب:۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اِنِّیْ مَلَکٌ. (ھود ۳۱)

ترجمہ: نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو کہا اور میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں عالم الغیب ہوں اور نہ میں فرشتہ ہوں۔

نوح علیہ السلام کی قوم جب طوفان نوح سے غرق ہوگئی تو آپؑ کا مشرک بیٹا بھی غرق ہو گیا تو نوحؑ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی کہ یہ بیٹا تو میرے اہل سے ہے اور تو نے میرے اہل بچانے کا وعدہ کیا تم نے میرا بیٹا کیوں نہیں بچایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰنُوْحُ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ اِنِّیْ اَعِظُکَ اَنْ تَکُوْنَ مِنَ الْجَاھِلِیْنَ. (سورۃ ھود ۴۶)

ترجمہ: اے نوح وہ تیرے اہل میں سے نہیں بے شک وہ بد عمل شخص تھا سو مجھ سے ایسی چیز کی درخواست مت کر جس کا تمھیں علم نہ ہو میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ تم نادانوں میں سے نہ بنو.....

دیکھو سیدنا نوح علیہ السلام کو اپنے گھریلوی معاملات کا پتہ نہیں کیا وہ۔ ما کان و مایکون پر عالم ہوسکتا ہے تفصیل کیلئے قرطبی (صفحہ ۴۷ جلد ۹، خازن صفحہ ۱۸۶ جلد ۳، ابن جریر صفحہ ۱۸ جلد ۱۲) دیکھو

(۳)۔ سیدنا ابراھیم علیہ السلام اور علم غیب۔

سیدنا ابراہیمؑ کو بشارت کیلئے فرشتے آگئے لیکن انہوں نے نہیں پہچانا کہ یہ انسان ہیں یا فرشتے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَلَقَدْ جَآئَتْ رُسُلُنَا اِبْرَاھِیْمَ بِالْبُشْرٰی قَالُوْا سَلَامًا قَالَ سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ. فَلَمَّا رَاٰ اَیْدِیَھُمْ لَا تَصِلُ اِلَیْہِ نَکِرَھُمْ وَاَوْجَسَ مِنْھُمْ خِیْفَۃً قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ. (سورۃ ھود ۶۹)

ترجمہ: اور یقیناً ہمارے فرشتے ابراہیمؑ کے پاس خوشخبری لے کر آئے اور بولے سلام ہو ابراہیمؑ نے کہا تم پر بھی سلام ہو پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لے آئے، پھر جب (ابراھیمؑ) دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس کی طرف نہیں بڑھ رہے ہیں تو ان سے متوحش ہوئے اور دل میں ان سے ڈرے۔ وہ بولے مت ڈرو ہم تو قوم لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں۔

(۴) سیدنا لوط علیہ السلام اور علم غیب:۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّقَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ.** (سورۃ ھود ۷۷)

ترجمہ: اور جب ہمارے فرشتے لوطؑ کے پاس پہنچے تو لوطؑ ان کی وجہ سے خفا ہو گیا اور ان کی وجہ سے بہت تنگدل ہوئے اور بولے یہ آج کا دن بہت بھاری ہے۔

تشریح: جب فرشتے ابراھیمؑ کے پاس سے لوطؑ کے پاس پہنچے تو وہ خوب صورت بے ریش لڑکوں کی صورت میں تھے جب لوطؑ نے دیکھا تو وہ اس پر گھبرائے کہ یہ مھمان ہیں اور میری قوم بدعادت میں مبتلا ہے تو وہ مھمانوں کی بے عزتی کرے گی دیکھو لوطؑ کو پتہ نہیں کہ یہ نوجوان ہیں یا فرشتے۔

(۵)۔ سیّدنا یعقوب علیہ السلام اور علم غیب:۔

یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے مل کر مشورہ کیا تھا کہ یوسف کو باپ سے جدا کرے لیکن باپ کو پتہ نہیں اللہ تعالیٰ فرمان ہے۔ **اَوِاطْرَحُوْهُ اَرْضًا یَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِیْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِیْنَ.** (سورۃ یوسف ۹)

ترجمہ: یا تو یوسفؑ کو قتل کر ڈالو یا ان کو کسی سرزمین ڈال آؤ اور تمہارے باپ کا رخ خالص تمہاری طرف ہو جائے گا (اور تمہارے سب کا بن جائیں گے) اس کے بعد (توبہ کرنے سے) تم قومِ صالح بن جائگی۔ اور اسطرح چالیس سال یوسفؑ یعقوبؑ سے غایب تھے لیکن انکو پتہ نہیں اور زیادہ رونے سے نظر کم ہوئی، اگر آپ کو علم غیب ہوتا تو کیوں چالیس سال تک مصیبتیں

اور تکلیفیں اٹھاتے تفصیل کیلئے سورۃ یوسف آیت ۱۳، ۱۷، ۶۶، ۸۳، ۸۴،)

(۶)۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور علم غیب:۔

موسیٰ علیہ السلام کو پتہ نہیں کہ ایک مکہ مارنے سے قفطی مرجائے گا۔ اس طرح جب مدین سے واپس ہوئے تو نور کو دیکھا اور اپنے گھر والوں کو کہا انتظار کرنا میں آگ لے آتا ہوں یا راستے کی خبر، آپؑ کو یہ پتہ نہیں کہ یہ آگ نہیں بلکہ نور ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ هُدًى فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ يٰمُوْسٰى اِنِّيْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَيْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى (طٰہٰ ۹)

ترجمہ: جب کہ انہوں نے ایک آگ دیکھی سو اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ تم ٹھہرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں اس میں سے تمہارے پاس ایک شعلہ لاؤں یا آگ کے پاس مجھے راستہ کا پتہ مل جائے۔ سو جب وہ اس کے پاس پہنچے تو آواز دی گئی کہ اے موسیٰؑ میں تمہارا رب ہوں پس تم اپنی جوتیاں اُتار لو تم ایک پاک میدان طویٰ میں ہو.... اس طرح اپنی لاٹھی سے بھاگ گیا جب سانپ بن گیا اس لئے بھاگ گئے تھے کہ یہ سانپ کہیں انہیں کاٹ نہ کھائے تو اللہ تعالیٰ نے اطمینان دلایا کہ یہ سانپ تجھے نہیں کاٹے گا۔ يٰمُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ۔ (قصص ۳۱) اے موسیٰ آگے آؤ اور ڈرو مت تم امن میں ہو۔

(ایک اور واقعہ) ایک دفعہ موسیٰ کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے ہمکلام تھے دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر بہت مہربان ہے اگر میں اس سے اس کی ذات کی کے دیدار کی درخواست کروں تو شاید قبول ہو جائے چنانچہ اسی اُمید پر عرض کیا۔ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ (اعراف ۱۴۳) اے میرے رب اپنا دیدار مجھے دکھلا دیجئے کہ میں ایک نظر آپ کو دیکھ لوں...... لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب ملا لَنْ تَرٰىنِيْ کہ تم مجھ کو ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ اگر موسیٰؑ کو یہ بات معلوم ہوتی کہ دنیا میں دیدار الٰھی محال ہے تو وہ ہرگز اللہ تعالیٰ سے اس کی درخواست نہ کرتے کیونکہ محال کا مطالبہ تو ایک ادنیٰ

درجہ کے عاقل سے بھی متصور نہیں ہوسکتا چہ جائکہ ایک جلیل القدر پیغمبر اس کا مطالبہ کرلے۔

(ایک اور واقعہ) جب موسیٰ کوہ طور پر تورات لینے کیلئے گئے تو قوم میں ہارونؑ کو اپنا خلیفہ بنا گئے جب وہ طور چلے گئے تو سامری نے قوم سے سونے کے زیورات جمع کرکے ان سے ایک بچھڑا بنایا اور لوگوں سے کہا کہ تمہارے اور موسیٰ کا ربّ تو یہ ہے چنانچہ وہ اس بچھڑے کی پوجا کرنے لگے ہارونؑ نے انہیں اس کام سے روکا لیکن وہ منع نہ ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ کو خبر دیا پھر موسیٰ واپس ہوکر اول ہارونؑ کو داڑھی سے پکڑ کر کھینچا اور کہا کہ جب تم نے دیکھا کہ وہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تم نے میرے احکام کی پیروی کرتے ہوئے ان کو روکا کیوں نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **قَالَ یَاهَارُوْنَ مَامَنَعَکَ اِذْرَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْا اَلَّا تَتَّبِعَنِ ط اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ.** (طٰہٰ ۹۳)

ترجمہ: موسیٰ نے کہا اے ھارونؑ جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہوگئے ہیں تو تم کو میری پیروی کرنے سے کس چیز نے روکا۔ کیا تو نے میرے کہنے کے خلاف کیا ہے۔ موسیٰ غصہ کی وجہ سے عجلت میں یہ باور کرلیا کہ اس معاملہ میں ہارونؑ نے کوتاہی کی ہے حالانکہ ہارونؑ نے اپنا فرض ادا کردیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ **وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هَارُوْنُ مِنْ قَبْلُ یَاقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَاِنَّ رَبَّکُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَاَطِیْعُوْا اَمْرِیْ.** اگر موسیٰ عالم الغیب ہوتے تو اپنے بھائی کو داڑھی سے نہ پکڑتے۔

(موسیٰ علیہ السلام کی چوتھا واقعہ)۔ ایک دفعہ موسیٰ نے اپنی قوم کو نہایت فصیح و بلیغ انداز میں وعظ فرمایا اس پر کسی نے آپؑ سے پوچھا کہ آج دنیا میں سب سے بڑا عالم کون ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں ہوں اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو بذریعہ وحی مطلع فرمایا کہ مجمع البحرین میں ہمارا ایک بندہ ہے جو تم سے زیادہ عالم ہے موسیٰ علیہ السلام نے اس بندے سے ملنے کی آرزو کی چنانچہ صحیح بخاری (صفحہ ۶۸۷ جلد ۲) میں یہ واقعہ موجود ہے۔ جب موسیٰ یوشع بن نونؑ کو ہمراہ لے کر خضر علیہ السلام کی ملاقات کیلئے روانہ ہوئے تو تلی ہوئی مچھلی ساتھ لے لی۔ جب دو دریاؤں

کے مقام اتصال پر پہنچے تو موسیٰ سو گئے اور یوشعؑ جاگتے رہے۔ اسی اثناء میں تلی ہوئی مچھلی زندہ ہو کر دریا میں گھس گئی۔ یہی جگہ ان کی منزل مقصود تھی مگر وہ یہاں سے آگے چل دیئے۔ جب موسیٰ کو بھوک لگی تو انہوں نے اپنے رفیق سفر سے مچھلی طلب کی۔ تو اس نے بتایا مچھلی تو عجیب وغریب انداز میں زندہ ہو کر دریا میں گھس گئی تھی۔ اور میں آپ کو بتانا بھول گیا تھا۔ الغرض موسیٰ کو نہ یہ پتہ ہے کہ مجھ سے کوئی بڑا عالم ہے نہ مچھلی کا پتہ کہ وہ دریا میں گھس گئی ہے، اور نہ یہ پتہ ہے کہ ہم منزل مقصود سے آگے نکل گئے ہیں۔

(۷)۔ خضر علیہ السلام عالم الغیب نہیں۔

جب موسیٰ اور خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تو موسیٰ نے ان کے ساتھ رہنے کا ارادہ ظاہر کرتے ہوئے فرمایا۔ قَالَ مُوسیٰ هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰیٓ اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً. (کھف ٦٦) موسیٰ نے ان سے کہا کیا میں آپ کے ساتھ اس شرط پر رہ سکتا ہوں کے جو مفید علم اپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھے بھی سکھا دیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ خضرؑ سے کچھ سکھنے آیا تھا۔ اگر وہ پہلے ہی سے ماکان ومایکون کے عالم تھے تو اب خضرؑ سے کیا سکھنے آیا تھا۔ پھر جب خضرؑ موسیٰ کی بات سنی تو صاف کہہ دیا۔ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْراً. وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْراً. (کھف ٦٧)

تم کو میرے ساتھ رہ کر (میرے کاموں) صبر نہ ہو سکے گا اور ایسے کاموں پر تم صبر کرو گے بھی کس طرح جو تمہارے احاطہ، واقفیت ہی سے باہر ہوں گے۔ خضرؑ نے موسیٰ سے صراحتاً احاطہ جمیع علوم کی نفی کر دی۔ [illegible] یہ کہ پھر کشتی توڑنے کے وقت اور لڑکے کو قتل کرنے کے وقت اور دیوار بنانے کے وقت موسیٰ [illegible] کیوں آپ پر اعتراض کیا۔

اسطرح جب اول ملاقات کی وقت موسیٰ نے سلام کیا تو خضرؑ نے کہا اپ کون ہو تو موسیٰ نے فرمایا میں موسیٰ ہوں تو اگر خضرؑ عالم الغیب ہوتے تو پھر موسیٰ سے کیوں پوچھتے ہیں۔ آخر میں خود خضرؑ نے اقرار اور اعلان کیا۔ وَمَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ذٰلِکَ تَاْوِیْلُ مَالَمْ تَسْطِعْ عَلَیْهِ صَبْراً.

ترجمہ: اور میں نے (جو کام کئے ہیں سب بذریعہ وحی کئے ہیں ان میں سے) کوئی کام اپنی رائے سے نہیں کیا یہ ہے حقیقت ان باتوں کی جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ صحیح بخاری صفحہ ۶۸۷) میں ہے کہ جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو خضر نے موسیٰ کو فرمایا اے موسیٰ میرے پاس اللہ تعالیٰ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے لیکن تو اسے نہیں جانتا اور تجھے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسا علم حاصل ہے جو مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو گیا کہ جس طرح موسیٰ عالم الغیب نہیں تھے اس طرح خضر بھی۔

(۸)۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام عالم الغیب نہیں تھے۔

یہ وہ پیغمبر ہیں جس کو ساری دنیا پر حکومت عطا کی گئی تھی لیکن پھر بھی عالم الغیب نہیں تھے ایک مرتبہ پرندوں کی حاضر کر لی تو ہدہد کو غیر حاضر پایا اس کے متعلق حاضرین سے پوچھا کہ کیا ہدہد صرف مجھے ہی نظر نہیں آ رہا یا واقعی وہ غیر حاضر ہے۔ وَتَفَقَّدَ الطَّيْرَ فَقَالَ مَالِيَ لَا أَرَى الْهُدْهُدَ أَمْ كَانَ مِنَ الْغَائِبِينَ لَأُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا شَدِيدًا أَوْ لَأَذْبَحَنَّهُ أَوْ لَيَأْتِيَنِّي بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ. (نمل ۲۰)

ترجمہ: اور سلیمانؑ نے پرندوں کی حاضری لی تو فرمانے لگے۔ کیا بات ہے کہ میں ہدہد کو نہیں دیکھتا، کیا وہ کہیں غائب ہو گیا۔ میں اس کو سخت سزا دوں گا یا اس کو ذبح کر ڈالوں گا یا وہ کوئی صاف حجت میرے سامنے پیش کرے گا۔ چنانچہ کچھ دیر بعد حاضر ہو گیا اور اپنی غیر حاضری کی وجہ بیان کرنے لگا۔ فَمَكَثَ غَيْرَ بَعِيدٍ فَقَالَ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ. (نمل ۲۲)

ترجمہ: سو تھوڑی ہی دیر میں وہ آ گیا اور کہنے لگا کہ میں ایسی بات معلوم کر کے آیا ہوں جو آپ کو معلوم نہیں اور میں اب کے پاس قبیلہ سبا کی ایک یقینی خبر لایا ہوں۔

تشریح۔ سلیمانؑ کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ہدہد کہاں چلا گیا۔ اسطرح سلیمانؑ ایک ملک یعنی سبا کی حالات سے خبر نہیں اور ہدہد کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ سلیمانؑ عالم الغیب نہیں اس لئے کہتے ہے۔ أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ. پھر بھی سلیمانؑ کو اس کی باتوں پر یقین نہ آیا اور اس کے بیان

کا صدق وکذب معلوم کرنے کیلئے ملکہ سبا کو ایک خط لکھا (کمافی نمل ۲۷) قَالَ سَنَنْظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ. سلیمانؑ نے فرمایا کہ ہم ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ تو سچ کہتا ہے یا تو جھوٹوں میں سے ہے۔

(۹)۔سیدنا یونس علیہ السلام عالم الغیب نہیں۔

وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَيْهِ فَنَادٰى فِي الظُّلُمَاتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. (سورة انبیاء ۸۷)

ترجمہ: اور مچھلی والے کا تذکرہ کیجئے جب وہ خفا ہو کر چل دیئے اور انہوں نے یہ سمجھا کہ ہم ان پر کوئی تنگی نہیں لائینگے۔ پس انہوں نے اندھیروں میں پکارا کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔آپ پاک ہیں میں بے شک قصوروار ہوں۔

تشریح: یونس علیہ السلام اپنی قوم کو تبلیغ کی اور عرصہ دراز تک تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا مگر قوم نے ان کی دعوت پر کان نہ دھرا تو یونس علیہ السلام اپنی قوم سے ناراض ہو کر اور ان کو عذاب کی بددعاء دے کر حکم الٰہی کے بغیر ہی وہاں سے نکل گئے الخ۔اگر یونسؑ عالم الغیب ہوتے اور ان کو معلوم ہوتا کہ ان کے اس طرح بلا اجازت چلے جانے سے اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہوگی اور وہ اس کے عتاب کا نشانہ بنیں گے اور وہ ایک عرصہ تک مچھلی کے پیٹ میں تکلیف اٹھائیں گے تو وہ اس طرح قوم سے ناراض ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کیے بغیر کبھی نینوا شہر سے باہر قدم نہ رکھتے۔

(۱۰)۔عزیر علیہ السلام عالم الغیب نہیں تھے۔

عزیر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ برگزیدہ پیغمبر ہیں جن کو یہود اللہ تعالیٰ کا بیٹا اور نائب سمجھتے ہیں اور انہیں مالک ومختار اور عالم الغیب سمجھ کر پکارتے تھے مگر اللہ تعالیٰ کا یہ پیغمبر دوسروں پیغمبروں کی طرح غیب نہیں جانتا تھا جس کا اندازہ قرآن پاک میں بیان شدہ ان کے ایک واقعہ سے ہوتا ہے بخت نصر نے شہر یروشلم کا بالکل تباہ وبرباد کر دیا تھا۔اللہ تعالیٰ نے عزیرؑ کو حکم دیا کہ تم یروشلم جاؤ ہم اس کو دوبارہ آباد کرنے والے ہیں۔جب وہ وہاں پہنچے تو اس کی تباہی اور بربادی کا منظر دیکھ کر

حیرت و تعجب سے کہنے لگے کہ ان کھنڈرات کو اللہ تعالیٰ دوبارہ کس طرح آباد کرے گا انہوں نے اگر چہ بطور تعجب کہا تھا۔اس سے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں کسی قسم کے تردّد کا اظہار مقصود نہیں تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار کرنے کیلئے ان پر موت طاری کردی اور پورے سوسال تک اسی حالت میں پڑے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے زندہ فرمایا اور پوچھا تو کتنی دیر اس میں رہا۔تو اس نے فرمایا ایک دن یا ایک دن سے بھی کم۔اس سے صاف معلوم ہوا کہ وہ عالم الغیب نہیں تھا اگر عالم الغیب ہوتے تو سوسال کو کس طرح ایک دن کہتے ہیں۔

اَوْ کَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَۃٍ وَّھِیَ خَاوِیَۃٌ عَلٰی عُرُوْشِھَا قَالَ اَنّٰی یُحْیِیْ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا فَاَمَاتَہُ اللّٰہُ مِاْئَۃَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَہٗ قَالَ کَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِاْئَۃَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِکَ وَشَرَابِکَ لَمْ یَتَسَنَّہْ۔(سورۃ بقرۃ ۲۵۹)

یا تم کو اس طرح قصہ بھی معلوم ہے جیسے ایک شخص تھا کہ ایک بستی پر ایسی حالت میں اس کا گذر ہوا کہ اس کے مکانات اپنی چھتوں پر گر گئے تھے کہ کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس کے مرنے کے بعد کس طرح زندہ کرے گا۔سو اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو سو برس تک مُردہ رکھا،پھر اس کو زندہ کر اُٹھایا پوچھا تو کتنی دیر اس حالت میں رہا۔اس نے کہا ایک دن رہا ہوں گا یا ایک دن سے بھی کم،اللہ تعالیٰ نے فرمایا نہیں بلکہ تو سو برس رہا ہے۔تو اپنے کھانے پینے کی چیز کو دیکھ لے کہ نہیں گلی سڑی۔

آیۃ میں سماع الموتیٰ کی متعلق عجب دلیل۔

کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ مُردے سنتے اور دیکھتے ہیں اس آیۃ سے ان کا خیال بھی رد ہو گیا اگر موت کے بعد ان کو علم غیب حاصل ہو جاتا۔یا موت کی حالت میں وہ سنتے اور دیکھتے ہوتے تو سوسال کی طویل مدّت کو ایک دن یا اس سے بھی کم نہ سمجھتے جس کو اپنے اپکا پتہ نہیں تو دوسروں سے کیا خبر ہوگا اور جب نبی بعد الموت نہیں سنتا تو عام اموات کے متعلق یہ عقیدہ بلکل صحیح نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھ عطا فرمائے۔

(۱۱)۔سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اورتمام انبیاء عالم الغیب نہیں۔

عسائیوں نے عیسیٰ اوران کی والدہ کو الٰہ اور معبود بنالیا۔ان کی عبادت کرنے لگے۔حاجات ومشکلات میں انہیں پکارنے لگے۔قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عیسیٰ سے سوال کریں گے کہ کیا تونے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری والدہ کو خدا کے سوا معبود بنالینا؟ تو عیسیٰ جواب دیں گے۔

قَالَ سُبْحٰنَکَ مَایَکُوْنُ لِیْ بِحَقٍّ اِنْ کُنْتُ قُلْتُہٗ فَقَدْ عَلِمْتَہٗ تَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِکَ اِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ.(مائدہ ۱۱۶).

ترجمہ: عیسیٰ علیہ السلام عرض کریں گے کہ میں تو آپ کو منزہ سمجھتا ہوں۔مجھ کو کسی طرح زیبا نہ تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کے کہنے کا مجھ کو کوئی حق نہ تھا۔اگر میں نے کہا ہوتا تو آپ کو اس کا علم ہوتا۔آپ تو میرے دل کے اندر کی بات بھی جانتے ہیں اور میں اسکو نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے۔تمام غیبوں کے جاننے والے آپ ہیں۔دیکھو عیسیٰ علیہ السلام خود اعلان کریں گے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ میں نہیں جانتا تو ان کے اپنے ہی اقرار واعتراف سے ثابت ہوگیا کہ وہ عالم الغیب نہیں تھے۔اوراس آیت کے تحت مفسرین لکھتے ہیں۔والمعنی تعلم معلومی ولااعلم معلومک (مدارک ۲۴۰ جلد ۱) مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مجھے معلوم ہے اس کو تو جانتا ہے اور جو کچھ تیرے علم میں ہے اس کو میں نہیں جانتا اس طرح عبارتیں ، مظہری ص ۲۲۶ جلد ۳،خازن ص ۹۴ جلد ۲، قرطبی ص ۳۷۶ جلد ۶،ابن جریر ص ۸۴ جلد ۷،ابن کثیر ص ۱۲۰ جلد ۲، میں ہیں)

(۱۲)۔سب کے سب انبیاء علیھم السلام عالم الغیب نہیں۔

قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوگا کہ جب تم نے اپنی امتوں کو میرا پیغام پہنچایا تو تمہیں ان کی طرف سے کیا جواب ملا تو انبیاء علیھم السلام فرمایں گے کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں تو ان کے دلوں کی بات معلوم نہیں۔اور پوشیدہ باتوں کا علم تو صرف تجھے ہی ہے۔

یَوْمَ یَجْمَعُ اللّٰہُ الرُّسُلَ فَیَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ قَالُوْالَاعِلْمَ لَنَااِنَّکَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ.

(مائدہ ۱۰۹)

ترجمہ: جس روز اللہ تعالیٰ تمام پیغمبروں کو جمع کریں گے پھر ارشاد فرمائیں گے کہ تم کو کیا جواب ملا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم کو کچھ خبر نہیں آپ بیشک پوشیدہ باتوں کے پورے جاننے والے ہیں اس آیت کے تحت علامہ ابو سعودؒ فرماتے ہیں۔ المعنی لاعلم لنا بما احدثوا بعدنا ص ۶۹۰ ج ۳) ہم کو اس بات کا علم نہیں کہ انہوں نے ہمارے بعد دین میں کیا کیا بدعتیں نکالیں۔ اس طرح (صفحہ ۶۸۹ جلد ۳) میں لکھتے ہیں۔ تعلم ما اجابوا و اظھروا النا و مانعلمه مما اضمروا فی قلوبھم) جو کچھ جسے ہم نہیں جانتے تو اسے بھی جانتا ہے زیادہ تفصیل کیلئے یہ تفسیریں مطالعہ کیجئے البحر المحیط صفحہ ۴۹ جلد ۴، کبیر صفحہ ۶۸۹ جلد ۳، نسفی صفحہ ۲۳۸ جلد ۱۰، مظہری صفحہ ۲۲۰ جلد ۳، قرطبی صفحہ ۳۶۱ جلد ۶)

(۱۳)۔ نبی پاک ﷺ سے بے شمار آیاتوں میں نفی علم غیب۔

قرآن مجید کے نصوص قطعیہ سے یہ بات ثابت ہے کہ نبی پاک ﷺ غیب دان نہیں تھے میں نمونہ کی طور چند ایات لکھ دیتا ہوں۔

(۱)۔ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْیُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَکْفُلُ مَرْیَمَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْیَخْتَصِمُوْنَ۔ (ال عمران ۴۴)

یہ بی بی مریم کا) قصہ من جملہ غیب کی خبروں کے ہیں ہم ان کی وحی بھیجتے ہیں آپ کے پاس اور آپ ان لوگوں کے پاس نہ تو اس وقت موجود تھے۔ جبکہ وہ اپنی قلموں کو (پانی میں) ڈالتے تھے کہ ان میں سے کون مریمؑ کی کفالت کرے اور نہ آپ ان کے پاس اس وقت موجود تھے جبکہ وہ باہم اختلاف کر رہے تھے۔

(۲)۔ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کے متعلق فرماتے ہیں۔ ذَالِکَ مِنْ اَنْبَاءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْکَ وَمَا کُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْاَجْمَعُوْا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْکُرُوْنَ۔ (سورة یوسف ۱۰۲)

یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم نے وحی کے ذریعے تم کو بتایا۔ کیونکہ تم یوسفؑ کے

بھائیوں کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جبکہ انہوں نے اپنا ارادہ پختہ کرلیا تھا اور وہ تدبیریں کررہے تھے۔

(۳). وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْقَضَیْنَا اِلٰی مُوْسٰی الْاَمْرَ وَمَا کُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ. (سورۃ قصص ۴)

اور آپ (طور کی) مغربی جانب میں موجود نہ تھے جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو احکام دئے تھے اور نہ آپ حاضرین میں سے تھے۔

(۴). وَمَا کُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَا دَیْنَا وَلٰکِنْ رَّحْمَةً مِنْ رَبِّکَ .(قصص ۴۶)

اور اسی طرح طور کی جانب (غربی) میں اسوقت بھی موجود نہ تھے جب ہم نے موسیٰ کو پکارا تھا لیکن اس کا علم بھی آپ کو اسی طرح ہوا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے نبی بنائے گئے۔

(۵). وَمَا کُنْتَ ثَاوِیًافِیْ اَهْلِ مَدْیَنَ تَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیَاتِنَاوَلٰکِنَّا کُنَّامُرْسِلِیْنَ. (قصص ۴۵)

اور آپ اہل مدین میں قیام پذیر نہ تھے جبکہ آپ ہماری آیتیں ان لوگوں کو پڑھ کرسنا رہے ہوں لیکن ہم ہی (اپکو) رسول بنانے والے ہیں۔

تشریح: ان پانچوں آیتوں میں ایک مشترکہ مضمون بیان کیا گیا ہے ان میں سید الانبیاء علیہ السلام کے گذشتہ زمانہ میں چند واقعات میں موجود اور حاضر و ناظر ہونے کی صراحت سے نفی کی گئی ہے۔ ویسے لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں یہ لوگ درحقیقت قرآن مجید سے منکر یا جاھل ہیں۔

منافقین کی حالت آپ ﷺ کو معلوم نہ تھی۔

(۶). وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یُعْجِبُکَ قَوْلُهٗ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَیُشْهِدُاللّٰهَ عَلٰی مَافِیْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّالْخِصَامِ. (بقرۃ ۲۰۴)

اور بعض آدمی ایسا بھی ہے کہ آپ کو اس کی گفتگو جو محض دنیوی غرض سے ہوتی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر بتا تا ہے اپنے دل کی بات پر حالانکہ وہ (آپ کی) مخالفت میں نہایت شدید ہے۔

یہ آیت اخنس بن شریق ثقفی کے متعلق نازل ہوئی ہے تفصیل کیلئے معالم التنزیل ص ۱۶۱ جلد ۱، کبیر ۲۷۷ جلد ۲، روح المعانی ۹۵، جلالین ۳۰، ابی سعود ص ۲۷۷ جلد ۲، خازن، دیکھ لیجئے۔

(۷). وَمِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ لَا تَعْلَمُھُمْ نَحْنُ نَعْلَمُھُمْ. (سورۃ توبہ ۱۰۱)

اور کچھ مدینہ والوں میں ایسے منافق ہیں کہ نفاق کے حد کمال پر پہنچے ہوئے ہیں آپ ان کو نہیں جانتے (کہ یہ منافق ہیں) ان کو ہم جانتے ہیں۔ تفصیل کیلئے قرطبی ص ۲۴۱ جلد ۸، خازن ص ۱۱۵ جلد ۳، مدارک ص ۱۰۹ جلد ۲ دیکھ لیجئے۔

(۸). عَفَا اللّٰہُ عَنْکَ لِمَ اَذِنْتَ لَھُمْ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَتَعْلَمَ الْکٰذِبِیْنَ.

(توبہ ۴۳)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو معاف (تو) کردیا لیکن آپ نے ان کو اجازت کیوں دے دی تھی جب تک کہ آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو معلوم نہ کر لیتے۔ یہ آیت غزوہ تبوک سے متعلق ہے۔

(۹). لَا یَسْتَاْ ذِنُکَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یُّجَاھِدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالْمُتَّقِیْنَ. (توبہ ۴۴)

جو لوگ اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں وہ اپنے مال اور جان سے جہاد کرنے کے بارے میں آپ سے رخصت نہیں مانگتے اور اللہ تعالیٰ ان متقیوں کو خوب جانتا ہے۔ ان آیتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبی پاک ﷺ نے منافقوں کو مخلص سمجھ کر اجازت دے دی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مخلص مؤمنین تو آپ سے جہاد میں نہ جانے کی اجازت لیتے ہی نہیں۔ اجازت صرف وہی لیتے ہیں جو منافق ہیں۔

(۱۰). اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَیْکَ الْکِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰکَ اللّٰہُ وَلَا تَکُنْ لِّلْخَآئِنِیْنَ خَصِیْمًا. (نساء ۱۰۵)

بے شک ہم نے آپ کے پاس یہ کتاب بھیجی ہے واقع کے موافق تاکہ آپ ان لوگوں کے

درمیان اس کے موافق فیصلہ کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتادیا ہے اور آپ ان خائنوں کی طرف داری کی بات نہ کیجئے۔

واقعہ:۔ طعمہ بن ابیرق منافق نے رفاعہ بن زیدؓ کے مکان سے چوری کی۔ مال مسروقہ میں آٹے کا ایک تھیلہ اور کچھ ہتھیار تھے اتفاق سے تھیلے میں سوراخ تھا جس سے آٹا چوز کے گھر تک راستہ میں گرتا گیا جب چور کو اس کا احساس ہوا تو اس نے بدنامی سے بچنے کیلئے وہ سامان زید بن یاسمین نامی ایک یہودی کے پاس بطور امانت رکھ دیا۔ جب صبح رفاعہؓ کو اس واردات کا علم ہوا تو انہوں نے اپنے بھتیجے قتادہ بن نعمانؓ سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے تفتیش سے معلوم کرلیا کہ یہ حرکت بنوابیرق کی ہے۔ قتادہؓ نے نبی کو یہ واقعہ سنایا۔ جب بنوابیرق کو اس کا علم ہوا تو وہ باقاعدہ سازش کرکے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس یہودی پر چوری کا الزام لگایا۔ قسمیں کھا کھا کر اور نبی ﷺ کو اپنے ایمان واخلاص کا یقین دلا کر طعمہ کو چوری کے الزام سے بالکل بری اور بے گناہ ثابت کیا چنانچہ آپؐ نے ظاہری حالات کو دیکھ کر اور منافقوں کی شہادتوں اور قسموں کو سچ سمجھ کر یہودی کو چور اور طعمہ اصل چور کو بے گناہ تصور فرمایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئیں جن میں آپ کو اس اجتہادی لغزش پر تنبیہ کی گئی۔ اب دیکھو کہ سیّد کائنات عالم الغیب ہے؟

(۱۰). یٰاَیُّهَاالنَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآاَحَلَّ اللّٰهُ لَکَ تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِکَ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ تحریم)

اے نبی پاک جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کیلئے حلال کیا ہے آپ (قسم کھا کر) اس کو (اپنے اوپر) کیوں حرام کرتے ہیں (پھر وہ بھی) اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کیلئے اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اس آیت کے شان میں بخاری اور مسلم میں لکھا ہے کہ عائشہؓ اور حفصہؓ نے اتفاق سے نبی ﷺ پر شہد بند کرنے کیلئے ایک بندوبست کیا جس کی وجہ سے نبی ﷺ نے قسم کھا کر اپنے اوپر بند کیا تفصیل کیلئے تفاسیر دیکھ لیجئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئندہ حالاتوں سے خبرنہ تھے۔

(۱۱). قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِیْ مَا يُفْعَلُ بِیْ وَلَا بِكُمْ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰى اِلَیَّ وَمَآ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ. (احقاف ۹)

آپ کہہ دیجئے میں کوئی انوکھا رسول تو نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور نہ (معلوم کہ) تمہارے ساتھ (کیا کیا جائے گا) میں تو صرف اسی کا اتباع کرتا ہوں جو میری طرف وحی کے ذریعہ آتا ہے اور میں تو صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔ اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آنے والے حوادثِ کے علم کی نفی کی گئی ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کل کی حالات سے خبرنہ تھے۔

(۱۲). وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ وَقُلْ عَسٰى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا (کہف ۲۳)

اور آپ کسی کام کی نسبت یوں نہ کہا کیجئے کہ میں اس کو کل کروں گا مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت کو ملا دیا کیجئے اور جب آپ بھول جائیں تو اپنے ربّ کو یاد کیجئے اور کہہ دیجئے کہ مجھ کو اُمید ہے کہ میرا ربّ مجھ کو بھلائی کے اعتبار سے اس سے بھی نزدیک تر راہ بتا دے........آیت کا شان نزول یہ ہے کہ قریش مکہ نبی پاک علیہ السلام سے بطور امتحان تین چیزوں کے بارے میں سوال کیا تھا یعنی روح، اصحاب کھف اور ذی القرنین کے بارے میں تو اس کے جواب میں آپ نے فرمادیا کہ ان سوالوں کا جواب میں تم کو کل دوں گا مگر انشاء اللہ کہنا بھول گیا۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور بطور تنبیہ پندرہ دن کیلئے وحی کا سلسلہ منقطع فرمادیا اور آئندہ کیلئے حکم فرمایا کہ جب کبھی بھول کی وجہ سے ایسا ہو جائے تو اس کی تلافی کیلئے جب یاد آجائے اسی وقت انشاء اللہ کہہ لیا کریں تفصیل کیلئے ابن کثیر ص ۸۷ جلد ۳، معالم التنزیل خازن ص ۱۶۸، مظہری ص ۲۶ جلد ۶، البحر المحیط ص ۱۱۶ جلد ۶، کبیر ص ۷۰۳ جلد ۵۔

(۱۳). وَاِنْ اَدْرِیْ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ. (انبیاء ۱۰۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کہو) میں یہ نہیں جانتا کہ جس چیز کا تم سے وعدہ ہوا آیا وہ قریب ہے یا دور۔
آیت کا خلاصہ مقصد یہ ہے کہ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عذاب الٰہی یا قیامت کے معین وقت کا معلوم نہ ہونا بیان کیا گیا ہے۔ تفصیل کیلئے کبیر ص ۲۰۵ جلد ۶، قرطبی ص ۳۵۰ جلد ۱۱، مدارک ص ۱۷ جلد ۳، خازن ص ۲۶۴ جلد ۴ دیکھ لیجئے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب عطائی بھی قیامت کے متعلق نہ تھے۔

(۱۴). یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسَاهَا ط قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ط. (سورة اعراف ۱۸۷)

یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ وہ کب واقع ہوگی۔ آپ کہہ دیجئے اس کا علم میرے رب ہی کے پاس ہے۔ اس کو اُس کے وقت پر اس کے سوا کوئی اور ظاہر نہیں کرے گا۔

ابن جریر فرماتے ہیں۔ لایعلم ذالک الا اللہ (ص ۸۸ جلد ۹) خازن میں ہے۔ ای لا یعلم الوقت الذی تقوم فیه الا اللہ (ص ۲۶۵ جلد ۲، امام سُدّیؒ فرماتے ہیں. فلم یعلم قیامها متی تقوم ملک مقرب ولا نبی مرسل، ابن جریر ص ۸۸ جلد ۹، امام نسفی حنفی فرماتے ہیں. ای علم وقت ارسأها عنده قداستأثر به لم یخبر به احداً من ملک مقرب ولا نبی مرسل (مدارک ص ۶۷ جلد ۲) امام بغویؒ شافعی فرماتے ہیں. اِسْتَأثَرَ بعلمها ولا یعلمها الا هو (معالم التنزیل ص ۲۶۵ جلد ۲) علامہ ابوسعود حنفیؒ فرماتے ہیں. لم یخبر به احداً من ملک مقرب او نبی مرسل (ص ۴۸۲ جلد ۴)

(۱۵). یَسْئَلُکَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَمَا یُدْرِیْکَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَکُوْنُ قَرِیْبًا. (سورة احزاب ۶۳)

یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیجئے اس کا علم تو بس اللہ ہی کے پاس ہے۔ آپ کو اس کی کیا خبر کہ قیامت قریب ہی ہو۔ ابن صفی حنفیؒ فرماتے ہیں۔ قل انما علمها عند اللہ لم یطلع علیه احداً (جامع البیان ص ۳۶۶) قاضی بیضاوی شافعیؒ

فرماتے ہیں. لم یطلع علیھاملکا و لانبیاء. یعنی اللہ تعالیٰ نے قیامت کاعلم کی خبر نہ کسی فرشتے کو دی ہے نہ کسی نبی کو۔

(١٦). وَيَقُولُونَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَاللهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيْرٌ مُبِيْنٌ. (سورة ملک ٢٥)

اور یہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا۔آپ کہہ دیجئے کہ یہ علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہےاور میں تو محض صاف صاف ڈرانے والا ہوں۔علامہ آلوسی حنفی فرماتے ہیں۔ای العلم بوقته عندالله عزوجل لایطلع علیه غیره(روح المعانی ص ٢٠ جلد ٢٩) ابن کثیر ص ٣٩٩ جلد٤،قرطبی ص ٢٢٠ جلد ١٨،ابوسعود ص ٢٥٨ جلد ٨)

صاف الفاظوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کااعلان۔

(١٧). قُلْ لَّا اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِىْ خَزَآئِنُ اللهِ وَلَا اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّىْ مَلَكٌ. (سورة انعام ٥٠)

آپ کہہ دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ تعالیٰ کےخزانے ہیں اور نہ میں غیبوں کو جانتا ہوں اور نہ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔آیت میں تین اعلانات ہیں۔ (١)۔میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک ومختار نہیں ہوں۔ (٢)۔میں غیب دان نہیں ہوں۔ (٣)۔میں فرشتہ نہیں ہوں۔

(١٨). قُلْ لَّا اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللهُ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَامَسَّنِىَ السُّوْٓءُ. (سورة اعراف ١٨٨)

آپ کہہ دیجئے کہ میں اپنی ذات کیلئے نہ کسی نفع کا اختیار رکھتا ہوں نہ کسی نقصان کا۔مگر جو اللہ تعالیٰ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سے منافع حاصل کر لیتا اور کوئی مضرت بھی مجھ پر واقع نہ ہوتی۔

علامہ ابوحیان فرماتے ہیں۔لاامُلک اجتلاب نفع و لادفع ضرفکیف املک علم

الغیب. (بحر ص ۴۳۶ جلد ۴) امام بغوی فرماتے ہیں. ولو کنت اعلم الغیب ای متی الساعة لاخبرتکم حتی تؤمنوا ومامسنی السوء بتکذیبکم (معالم ص ۲۶۶ جلد ۲) کذافی خازن ص۔ روح المعانی ص ۱۳۷ جلد ۹)

مدراک میں ہے. ومامن شأنی ان اعلم الغیب ص ۲۸ جلد ۲)

معالم اور خازن میں ہے۔ میں غیب نہیں جانتا ہوں تا کہ تمہیں گذشتہ واقعات اور آئندہ آنے والے حالات کی خبردوں۔ علامہ ابوحیان اندلسیؒ فرماتے ہیں۔اورزیادہ ظاہر معنی یہ ہیں کہ ان کی مراد یہ ہے کہ وہ بشر ہیں اللہ تعالیٰ کے خزانوں اوراس کی قدرت سے ان کے پاس کچھ نہیں اور نہ وہ کسی ایسی بات کو جانتے ہیں جوان سے پوشیدہ ہو یہ ابن عطیہ کا قول ہے (بحر ص ۱۳۳ جلد ۲)

ملائک عالم الغیب نہیں۔

(۱۹). قَالُوْا اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ قَالَ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ. (بقرہ ۳۰)

فرشتوں نے کہا کہ تو زمین میں ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جواس میں فساد اور خونریزی کریں گے اور ہم تیری حمد کے ساتھ تیری تسبیح وتقدیس کرتے رہتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے.........اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو خطاب کر کے صاف اعلان فرمایا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے........

علامہ نسفی فرماتے ہیں۔ای اعلم من الحکم فی ذالک ماھو خفی علیکم (مدراک ص ۲۲ جلد ۱ وکذا روح المعانی ص ۲۲۳ جلد ۱ وقال فی معالم علی حاشیة خازن ص ۳۸ جلد ۱ .ماکانوا یعلمون الغیب.

(۲۰). قَالُوْا سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ.

(سورة بقرة ۳۲)

فرشتوں نے عرض کیا تو پاک ہے ہم کو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہم کو عطا کیا بیشک تو ہی جاننے

والا حکمت والا ہے۔ دیکھو فرشتوں نے صاف اعلان کیا کہ ہمیں ان چیزوں کے ناموں کا علم نہیں۔ قرطبی میں ہے۔ ای تنزیھا لک عن ان یعلم الغیب احد سوالک ص ۵۸ جلد ۱)

واقعہ: ابراھیم علیہ السلام کو بیٹے کی خوشخبری دینے کیلئے ان کے پاس فرشتے آئے خلیل اللہ نے آدمی سمجھ کر فوراً اٹھ کر بچھڑا ذبح کر کے اور بھون کر فرشتوں کے سامنے رکھ دیا انہوں نے نہیں کھایا۔ دیکھو خلیل اللہ عالم الغیب نہیں وہ یہ نہیں جانتے کہ یہ فرشتے ہیں۔ اور فرشتے بھی عالم الغیب نہ تھے کہ ابراھیم خلیل اللہ بچھڑا ذبح کرنے جا رہا ہے اگر ان کو معلوم ہوتے تو خلیل اللہ کو ضرور روک تھے۔

اولیاء کرام بھی عالم الغیب نہیں۔

اصحاب کھف کا واقعہ دیکھو جب ظالم بادشاہ سے بھاگ کر غار میں چھپ گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر غار میں نیند طاری کر دی اور اس غار میں تین سو سال سے زائد عرصہ سوئے رہے جب اٹھ کر ایک دوسرے کو کہا کہ ہم نے کتنا وقت گزارا قرآن میں فرماتے ہیں۔

(۲۱). وَكَذَالِكَ بَعَثْنَا هُمْ لِيَتَسَاءَ لُوا بَيْنَهُمْ قَالَ قَائِلُ مِنهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالُوا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَالَبِثْتُمْ (سورة كهف ۱۹)

اور اسی طرح ہم نے اُن کو اٹھا دیا تا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھیں ان میں سے ایک نے کہا تم غار میں کتنا عرصہ ٹھہرے دوسروں نے کہا ایک دن یا دن کا بھی کچھ حصہ پھر انہوں نے کہا تمہارا ربّ العزت جانتا ہے کہ تم کتنا عرصہ ٹھہرے ہو۔

قرآن کی تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ اصحاب کھف توحید پرست انسان، اللہ تعالیٰ کے اولیاء تھے لیکن جب (۳۰۹) سال کے بعد بیدار ہوئے تو انہیں یہ بھی صحیح معلوم نہیں تھا کہ وہ کتنا عرصہ سوئے رہے۔ جو اپنے آپ سے خبر نہیں وہ دوسروں سے کیسے خبر ہوں گے۔

بی بی مریم صدیقہ عالم الغیب نہ تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ مطہرہ اگرچہ نبی نہیں تھیں لیکن ان کا ولیہ اور صدیقہ ہونا تو قرآن سے ثابت ہے۔ جب روح القدس انسانی شکل میں ان کے پاس پہنچا تو انہوں نے اسے آدمی اور بشر سمجھ کر اس

سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی۔ پھر جب فرشتے نے بتایا تو انہیں پتہ چلا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

(۲۲) فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا قَالَتْ اِنِّيْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا. (سورة مریم ۱۷)

پس ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتہ (جبریل) کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ کہنے لگیں میں تجھ سے (اپنے رب العزت) رحمان کی پناہ مانگتی ہوں۔ اگر تو خدا ترس ہے اس نے کہا میں تیرے ربّ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔

دیکھو بی بی مریم باوجود ولیہ اور صدّیقہ غیب دان نہ تھیں فرشتہ کو انسان سمجھ کر اور اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہے۔

اصحاب سلیمان بھی عالم الغیب نہ تھے۔

ایک مرتبہ سلیمانؑ اپنے لشکر سمیت جا رہے تھے کہ چیونٹیوں کے ایک بل کے قریب آگئے چیونٹیوں کی ملکہ نے جب ان کا لشکر دیکھا تو چیونٹیوں سے کہا کہ تم فوراً اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں سلیمان علیہ السلام اور ان کی ساتھی لاعلمی کی حالت میں تمہیں روند نہ ڈالیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ حَتّٰٓى اِذَآ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰٓاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ. (سورة نمل ۱۸)

یہاں تک کہ جب (سلیمان علیہ السلام اور ان کے لشکر) چیونٹیوں کے ایک میدان میں آئے تو ایک چیونٹی نے کہا اے چیونٹیوں اپنے سوراخوں میں گھس جاؤ کہیں تم کو سلیمان اور ان کا لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالیں۔

دیکھو چیونٹیوں کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ نہ سلیمان علیہ السلام غیب جانتے ہیں اور نہ ہی ان کے اصحاب جو اولیاء اللہ تھے لیکن آج کے مسلمانوں کا عقیدہ ہیں کہ ولی پر کچھ پوشیدہ نہیں۔ انا لِلّٰہ و انا الیہ راجعون۔

بی بی مریم کی والدہ عالم الغیب نہیں۔

بی بی مریم کی والدہ نہایت ہی نیک اور اللہ کی فرمانبردار بندی تھیں وہ صرف ایک اللہ کی پوجا کرنے

والی اور اللہ تعالیٰ کے نام کی نذر و منت ماننے والی عابدہ اور زاہدہ بی بی تھیں لیکن غیب دان نہ تھیں۔
سورۃ آل عمران میں ہے کہ جب وہ اُمید سے ہوئیں تو انہوں نے نذر مانی کہ ان کے یہاں جو لڑکا پیدا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی خدمت کیلئے وقف ہوگا اور اس سے دنیا کا کوئی کام نہیں لیا جائے گا۔ یہ نذر اس توقع پر مانی تھی کہ ان کے بیٹا پیدا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کے گھر کی خدمت کیلئے بیٹوں ہی کو وقف کیا جاتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مشیت سے لڑکے کے بجائے ان کے لڑکی پیدا ہوئی جس پر انہیں بہت افسوس اور غم لاحق ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(۲۴). فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَا اُنْثٰی. (آل عمران ۳۶)

پس جب لڑکی جنی تو (حسرت سے) کہنے لگیں۔ اے میرے ربّ العزت میں نے تو وہ حمل لڑکی جنی......

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بی بی مریم کی والدہ کو اس قدر عابدہ اور بلند مرتبہ ہونے کے باوجود غیب کا علم نہیں تھا اور ان کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ ان کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی۔

ابراھیم علیہ السلام کی زوجہ مطھرہ عالم الغیب نہ تھیں۔

سیدۃ نا سارہ علیہا السلام جو اسحاق علیہ السلام کی والدہ محترمہ تھیں۔ نہایت مقبول بندی تھیں لیکن جب فرشتے انسانی شکل میں ابراھیم علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے انسان سمجھا اور فوراً گھر جا کر ان کی مہمانی کا بندوبست کیا۔ اس لئے کہ کھانا پکانے کا کام سارہ بی بی ہی نے کیا ہوگا۔ یا کم از کم یہ چیز ان کے علم میں ضرور ہوگی کہ مہمانی کیلئے کھانا تیار ہو رہا ہے۔ اگر ان کو غیب کا علم ہوتا تو یہ چیز ان کے علم میں ہوتی کہ ابراھیم علیہ السلام جن مہمانوں کو انسان سمجھ کر ان کے لئے کھانا پکوار ہے وہ تو فرشتے ہیں انسان ہیں ہی نہیں اور وہ کھانا نہیں کھائیں گے تو وہ فوراً کھانا پکانے سے منع فرما دیتیں، دوم جب فرشتوں نے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا اور ابراھیم کو بیٹے کی خوشخبری دی تو جب سارہ بی بی نے یہ بات سُنی تو انتہائی تعجب سے کہنے لگیں۔

یٰوَیْلَتٰی ءَاَلِدُ وَاَنَا عَجُوْزٌ وَّهٰذَا بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ. (سورۃ ھود ۷۲)

ہائے: وائے مجھ پر، اب میں بچہ جنوں گی بڑھیا ہوں اور یہ میرے میاں بالکل بوڑھے یہ تو عجیب بات ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو غیب کا علم نہیں تھا اور نہ یہ علم تھا کہ بڑھاپے میں ان کے بیٹا ہوگا۔

علم غیب کے متعلق چند احادیث۔

چند احادیث بغیر ترجمہ ذکر کرنا چاہتا ہوں اس لئے کہ رسالہ مختصر ہے اور ہر رسالہ بندہ کا مختصر ہوتا ہے۔

(۱). عن عائشةؓ قالت من اخبرک ان محمدﷺ يعلم الخمس التى قال الله تعالىٰ ان الله عنده عالم الساعة فقد اعظم الفرية (رواه البخارى و كذا فى مشكوٰة التبيان ص ۱۳۱)

(۲). وعن ام العلاء الانصارية قالت قال رسول الله ﷺ والله لاادرى و انا رسول الله مايفعل بى ولا بكم (رواه البخارى و مشكوٰة كذا فى تبيان ص ۱۳۱)

(۳). عن الربيع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء النبى ﷺ فدخل حين بنى علىّ فجلس على فراشى كمجلسک منى فجعلت جويريات لنايضربن بالدف ويندبن من قتل من آبائى يوم بدر اذاقالت احداهنّ: وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَافِيْ غدٍ: فقال عليه السلام دعى هذا وقولى بالذى كنتِ تقولين (رواه البخارى ومشكوٰة ايضاً)

(۴). وعن ابن مسعودؓ امره النبى ﷺ ان يقرأ عليه فقرأعليه سورة النساء حتى اذا بلغ قوله تعالىٰ (فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا) فبكىٰ رسول الله ﷺ ضرب لحياه وجنباه فقال ياربِّ هذا شهدتُ على من انابين اظهرهم فكيف بمن لم ارهم.

(۵). وعن ابن مسعودؓ قال قال رسول الله ﷺ شهيدٌ عليهم مادمت فيهم فاذا توفيتنى كنت انت الرقيب عليهم (ابن كثير ص ۴۹۸ جلد ۱، وكذا فى مسلم فى باب فضائل القران)

(۶). حدیث جبریل میں ہے. قال متى الساعة قال ماالمسئول عنهاباعلم من السائل (بخارى ص ۱۲ جلد ۱، مسلم ص ۲۹، جلد ۱، نسائى ص ۲۶۳ جلد

۲، ابن ماجه ص ۷)

(۷). عن جابرؓ قال سمعت النبی ﷺ یقول قبل ان یموت بشهرتسئلونی عن الساعة وانما علمها عندالله (مسلم ص ۳۱۰ جلد ۳)

(۸). عن ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال مفاتیح الغیب خمس لایعلمها الاالله لا یعلم مافی غدٍ الاالله ولایعلم ماتغیض الارحام الاالله ولایعلم متی یأتی المطر احدٌ الاالله ولاتدری نفس بای ارض تموت. ولایعلم متی تقوم الساعة الاالله (بخاری ص ۱۸۶ جلد ۲)

امام زجاجؒ فرماتے ہیں. من ادعی انه یعلم شیئًامن هذه الخمس فقد کفربالقران العظیم (عمدة القاری ص ۱۶۱ جلد ۷) جس نے دعویٰ کیا کہ وہ ان امورخمسہ میں سے کسی ایک کو جانتا ہے تو اس نے قرآن کا انکار کیا ہے۔

(۹)۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں (قیامت کے دن) کچھ لوگ میرے پاس ایسے بھی آئیں گے جن کو میں پہچان لوں گا اور وہ مجھے پہچان لیں گے اور پھر میرے اوران کے درمیان پردہ حائل دیا جائے گا تو میں عرض کروں گا کہ یہ لوگ تو میری امت کے ہیں تو ارشاد ہوگا کہ آپ کے بعد جو کچھ ان لوگوں نے کیا ہے آپ اسے نہیں جانتے تو اس وقت میں کہوں گا کہ وہ لوگ دور رہوں جنہوں نے میرے بعد دین کو بدل ڈالا (بخاری ص ۹۷۴)

(۱۰)۔ابو ہریرۃؓ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ قیامت کے دن) سب لوگ بیہوش ہوجائیں گے پھر سب سے پہلے میں ہوش میں آؤ گا تو دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا کنارہ پکڑے ہوئے کھڑا ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بھی بیہوش ہونے والوں میں تھے لیکن مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے (بہوش ہونے) سے مستثنیٰ فرمایا ہے۔

(بخاری ص ۴۸۴ جلد ۱ ،مسلم ص ۲۶۷ جلد ۲) وفی روایة فلاادری افاق قبلی ام جوزی بصعقة الطور.

(۱۱)۔ نبی اکرم ﷺ کا رشاد ہے کہ (قیامت کے دن جب گنہگار تمام پیغمبروں کے پاس سے پھر پھرا کر میرے پاس آئیں گے)

تو میں اپنے اللہ تعالیٰ سے شفاعت لوں گا چنانچہ مجھے اجازت مل جائے گی اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ مجھے حمد وثنا کے ایسے کلمات الہام فرمائے گا جن سے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کروں گا اور جو اس وقت مجھے معلوم نہیں ہیں الخ۔ (بخاری ص ۱۱۱۸ جلد ۲، مسلم ص ۱۱۰ جلد ۱)

(۱۲)۔ کچھ لوگ ایک جھگڑا لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا۔ انما انا بشرٌ وانه یأتینی الخصم فلعل بعضًا ان یکون ابلغ من بعض فاقضی له بذالک واحسب انه صادق فمن قضیت له بحق مسلم فانماهی قطعة من النار فلیأ خذها اولیدعها. (بخاری ص ۱۰۶۵ جلد ۲، مسلم ص ۷۴ جلد ۱)

(۱۳)۔ حافظ ابن حجرؒ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں۔ (انما انا بشر) ای کواحد من البشر فی عدم علم الغیب (فتح الباری شرح بخاری ص ۲۸۵)

(۱۴)۔ علامہ بدرالدین عینیؒ فرماتے ہیں۔ (انما انا بشر) یعنی کواحدمنکم ولا اعلم الغیب وبواطن الامور کماهو مقتضی الحالة البشریة وانا احکم بالظاهر. (عمدة القاری ص ۱۱۶ جلد ۲۴) اس سے معلوم ہوا کہ علم غیب بشریت کے منافی ہے اور بشر کا علم غیب ہونا محال ہے۔

(۱۵)۔ مرّ النبی ﷺ بتمرةٍ فی الطریق فقال لولا انی اخاف ان تکون من الصدقة لأکلتُها (بخاری ص ۳۲۸ جلد ۱)

(۱۶)۔ انی لانقلب الیٰ اهلی فاجد التمرة ساقطةً علی فراشی فارفعها لاٰکلها ثم اخشی ان تکون صدقة فالقیها (بخاری ص ۳۲۸ جلد ۱، مسلم ص ۳۴۴ جلد ۱)

نبی پاک ﷺ کو یہ علم نہیں کہ یہ کھجور صدقہ کی ہے یا صدقہ کی نہیں۔

(۱۷)۔ انی لاقوم فی الصلوٰة اریدان اطول فیها فاسمع بکاء الصبی فاتجوز فی

صلاتی کراھیة ان اشق علی امہ (بخاری ص ۹۸ جلد ۱)

(۱۸)۔ان اسود رجلاً اوامرأة کان یکون فی المسجد یقم فمات ولم یعلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بموته فذکره ذات یوم فقال مافعل ذالک قالوا مات یارسول اللہ قال افلاأذنتمونی (الی قوله) قال فدلونی علی قبره قال فاتیٰ قبره فصلیٰ علیه. (مسلم ص ۳۰۹ بخاری ۱۷۸)

(۱۹)۔عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک سفر میں میں بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی ایک جگہ آپ نے پڑاؤ کیا اور اسی جگہ میرا ہار گم ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تلاش کیلئے رک گئے اور دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ رک گئے تمام صحابہ نے بڑی جدوجہد سے ہار تلاش کیا مگر نہ مل سکا آخر کار جب روانگی کے وقت اونٹ کو اٹھایا گیا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔ (بخاری ص ۴۸، مسلم ۱۶۰)

دیکھو صحابہ اور نبی پاک کو ہار کا پتہ نہیں نہ صحابہ عالم الغیب نہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۲۰)۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایسے لوگوں پر ہوا جو کھجور کے درختوں میں پیوند لگا رہے تھے تو آپ نے فرمایا اگر تم ایسا نہ کرو تو بھی ٹھیک ہے (چنانچہ انہوں نے نہ کیا) تو کھجوروں نے ناقص پھل دیا۔ آپ کا ادھر سے گذر ہوا تو فرمایا تمہاری کھجوریں کیسی رہیں۔لوگوں نے عرض کیا کہ اس قدر پھل کم لائیں تو فرمایا اپنے دنیوی کاموں کو تم ہی زیادہ جانتے ہو (مسلم ص ۲۶۴ جلد ۲)

(۲۱)۔انما انا بشر اذا امرتکم بشیٔ من دینکم فخذوا به واذا امرتکم بشیٔ من رائی فانما انا بشرٌ (مسلم ص ۲۶۴ جلد ۲) علامہ شہاب الدین خفاجیؒ انما انا بشر کی شرح میں فرماتے ہیں۔ای اصیب واخطئ فی امور الدنیا التی لم یوح الیّ فیها شیٔ (شفاء قاضی عیاض ص ۲۵۶ جلد ۴)

(۲۲)۔نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قبیلہ رعل، ذکوان اور بنولحیان کے آدمی آئے اور کہنے لگے کہ وہ اسلام قبول کر چکے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کے مقابلہ میں آپ سے امداد کی درخواست کی تو آپ نے ستر انصاریوں کی کمک ان کو دی انسؓ کہتے ہیں کہ ہم ان کو قراء کہتے تھے۔دن کو لکڑیاں چنتے اور

رات کو نماز میں مشغول رہتے وہ لوگ ان کو ساتھ لے کر بئر معونہ پہنچے تو ان سے بدعہدی کی اور ان کو قتل دیا۔ دیکھو آپ کو اس صورت حال کا ہرگز علم نہیں تھا کہ ایسا ہوگا بلکہ ان قاریوں کو جب شہید کر دیا گیا تو بذریعہ وحی آپ کو خبر ہوئی (فاخبر جبریل النبیؐ انهم قد لقوا ربهم فرضی عنهم (بخاری ص ۳۹۳ جلد ۱)

(۲۳)۔ لو استقبلت من امری ما استدبرت ما اهدیتُ ولو لا معی الهوی لا حللت (بخاری ص ۲۲۴ مسلم ۳۹۲)

(۲۴)۔ حذیفہؓ روایت کرتے ہیں کہ غزوہ احزاب میں ایک رات کو جس میں سخت سردی پڑ رہی تھی اور تیز ہوا چل رہی تھی نبی پاک ﷺ نے ہم سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا کوئی ایسا مرد ہے جو میرے پاس کافروں کے لشکر کی خبر لائے اللہ اس کو قیامت کے دن میری معیت سے سرفراز فرمائے گا اس پر ہم سب خاموش رہے اور کسی نے جواب نہ دیا نبی پاک نے تین مرتبہ ایسا کہا پھر آپؐ نے فرمایا حذیفہ: اٹھو اور دشمن کی فوج کی خبر میرے پاس لاؤ۔

(۲۵)۔ نبی پاک ﷺ جب غزوہ خندق سے فارغ ہو کر واپس تشریف لائے تو ہتھیار اُتار ڈالے اور غسل فرمایا تو اتنے میں جبریلؑ حاضر خدمت ہوئے اور کہا۔ قد وضعت السلاح واللہ ما وضعناه اُخرج الیهم قال فالیٰ این قال ههنا واشارالی بنی قریظة فخرج النبی ﷺ الیهم (بخاری ص ۵۹ مسلم ص ۹۵)

(۲۶)۔ ان النبی ﷺ افتقد ثابت بن قیسؓ فقال رجلٌ یارسول اللہ انا اعلم لک علمه فاتاه فوجده جالساً فی بیته منکسار أسه الحدیث.

(۲۷)۔ کان النبی ﷺ یجمع بین الرجلین من قتلیٰ احدٍ فی ثوب واحد ثم یقول ایهما اکثر اخذاً للقرآن فاذا اشیر له الی احدهما قدمه فی اللحد (بخاری ص ۱۷۹ جلد ۱)

(۲۸)۔ اُتِیَ رسول ﷺ بضب فابیٰ یأکل منه وقال لا ادری لعله من القرون

التی مسخت (مسلم ص ۱۵۱ جلد ۲)

(۲۹)۔ایک حدیث میں ہے۔اے اعرابی اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے ایک قبیلہ کوملعون فرمایا مغضوب کیااوران کومسخ کر کے زمین پر رینگنے والے جانور بنادیا اب مجھے معلوم نہیں شاید یہ بھی ان میں سے ہو(مسلم ص ۱۵۲)

(۳۰)۔غزوہ خیبر کے وقت ایک یہودی عورت نے نبی علیہ السلام کی دعوت کی اور کھانے میں زہر ملادیا ایک لقمہ کھالینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے خبردی کہ اس میں زہر ہے آپ کیساتھ صحابہ بھی شریک تھے جب زہر کاانکشاف ہوگیاتو سب نے کھانا چھوڑ دیاچنانچہ ابی داؤد میں ہے۔فتوفی اصحابه الذین اکلوامن الشاة (ص ۵۴۲ جلد ۲) آپ کے وہ صحابہ جنہوں نے اس بکری کا زہر آلود گوشت کھایاوہ جان بحق ہوگئے۔

(۳۱)۔نبی علیہ السلام نے نماز پڑھائی تو ایک رکعت کم یازیادہ پڑھائی جب آپ نے سلام پھیرا تو کسی نمازی نے عرض کیایارسول اللہ کیا نماز کے بارے میں کوئی حکم نازل ہواہےتو آپؐ نے فرمایا کیا بات ہےنمازیوں نے کہا کہ آپ نے اتنی رکعت ادافرمائی تواس پرآپؐ نے فرمایا۔لو حدث فی الصلوٰة شئ أنبأتكم به ولكن انما انا بشرانسى كما تنسون فاذانسيتُ فذكّروني (مسلم ۲۱۲ جلد ۱.

(۳۲)۔رسول اللہ علیہ السلام نمازعصر پڑھائی اور دورکعت پرسلام پھیردیاتو ذوالیدین نے اٹھ کرعرض کیایارسول علیہ السلام نماز آدھی ہوگئی ہے یا آپ بھول گئے ہیں تو آپؐ نے فرمایا۔دونوں باتیں نہیں ہوئیں تواُس نے عرض کیایارسول علیہ السلام دونوں میں ایک بات ضرور ہوئی ہے چنانچہ آپؐ نے دوسرے نمازیوں کی طرف متوجہ ہوکرفرمایا،کیاذوالیدین ٹھیک کہتاہےتوانہوں نے عرض کیا۔وہ ٹھیک کہتا ہے۔(مسلم ۲۱۳ جلد ۱)

(۳۳)۔ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول علیہ السلام بیت الخلاء میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کے لئے پانی رکھ دیاجب آپؐ باہر تشریف لائے تو فرمایا یہ پانی کس نے رکھا ہے جب

آپ کو بتایا گیا تو آپ نے مجھے دعا دی۔ اللھم فقھہ فی الدین. ای اللہ اس کو دین کی سمجھ عطا فرما۔ (بخاری ص ۲٦ مسلم ۲۹۸)

(۳۴)۔ ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم اگر میں کسی کام پر قسم کھالوں پھر دیکھو کہ اس کے خلاف میں بہتری ہے تو انشاء اللہ میں وہی کام کروں گا جو بہتر ہوگا اور قسم کا کفارہ ادا کروں گا۔ (بخاری ص ۹۸۸ جلد۲ مسلم ص ۴۷ جلد۲)

(۳۵)۔ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ مَنْ حَدَّثَکَ اَنَّهُ یَعْلَمُ الْغَیْبَ فَقَدْ کَذَبَ وَهُوَ یَقُوْلُ لایعلم الْغَیْبَ اِلَّا اللہ. (بخاری ص ۱۰۹۸ جلد ۲) جو شخص تیرے سامنے بیان کرے کہ آپ غیب جانتے ہیں تو وہ یقیناً جھوٹا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

(۳٦)۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں۔ لقد مضی النبی ﷺ وما یعلم الروح (مدارک صفحہ ۲۵۱ جلد ۲)

(۳۷)۔ عبداللہ بن بریدہؓ فرماتے ہیں کہ روح کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ نے نہ کسی رسول کو مطلع کیا ہے نہ کسی فرشتے کو (المسامرہ ص ۱۰۸ جلد۲، الامام القاسم بن قطلو بنا الحنفی)

(۳۸)۔ نبی پاک ﷺ پر جادو ہوا لیکن اس کو پتہ نہیں کہ کس نے کیا اور کہا ہے تو اللہ نے فرشتے بھیجا اور انہوں نے علاج اور جگہ اور جادو کرنے والا بتائے۔

(۳۹)۔ وعن احمد وابن ابی شیبة موقوفاً علی شهربن حوشب ان ملک الموت مرّ علی سلیمان فجعل ینظر الی رجل من جلسائه یدیم النظر الیه فقال الرجل من هذا؟ فقال ملک الموت: فقال فکأنه یریدنی فمُر الریح ان تحملنی وتلقینی بالهند فأمر سلیمان الریح فحملته الی بلاد الهند فوق سحابة فلما استقرّ فیها قبض روحه ملک الموت الحدیث سراج المنیر (ص ۲۸٦ ج۵)

(۴۰)۔ وروی انّ الحارث بن عمرواتی رسول ﷺ فقال متی قیام الساعة وانی قدالقیتُ حباً فی الارض فمتیٰ السماء تمطر وحمل امرأتی ذکر أماانثیٰ

وماعمل عداً واین اموت ؟(فنزلت ایة لقمان) سراج المنیر ص ۲۸۵ جلد ۵)

علمائے کرام اورپیران عظام کے اقوال۔

(۱)۔سید عبدالقادر جیلانی پیر صاحب بغداد والے فرماتے ہیں۔من یعتقد ان محمد علیہ السلام یعلم الغیب فھو کافر لان علم الغیب صفة مختصة باللہ سبحانہ (مراۃ الحقیقت ص ۱۸ کذا فی تبیان وجواھر التوحید ص ۲۶۷) جو شخص یہ اعتقادر کھے کہ محمد ﷺ غیب جانتے ہیں تو وہ کافر ہے کیونکہ علم غیب ایک ایسی صفت ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے۔

(۲)۔امام شافعیؒ فرماتے ہیں۔ان اللہ استأثر بعلمه الغیب (کتاب الام ص ۲۰۲ ج ۲) بے شک اللہ تعالیٰ نے غیب دانی کی صفت کو اپنی ذات کیلئے مخصوص کرلیا ہے۔

(۳)۔امام نوویؒ شافعی فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے تقدیر کا علم سارے عالم سے پوشیدہ کر رکھا ہے اوراسے کوئی برگزیدہ پیغمبراور کوئی مقرب فرشتہ بھی نہیں جانتا(شرح مسلم للنووی ص ۳۳۴ جلد ۲)

(۴)۔علامہ شہاب الدین خفاجیؒ فرماتے ہیں۔فانه لایعلم جمیع المغیبات الااللہ(نسیم الریاض ص ۲۶۵ جلد ۴) کیونکہ تمام مغیبات کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔

(۵)۔امام زجاج فرماتے ہیں۔من ادعیٰ انه یعلم شیئًا من ھذہ الخمس فقد کفر بالقرآن العظیم (عمدۃ القاری ص ۶۱ جلد ۷)

(۶)۔فتاویٰ جواہر اخلاطیہ میں ہے۔ان زعم ان النبیؐ یعلم الغیب یکفر فماظنک بغیرہ (جواھر ص ۲۶۹) اگر کسی نے کہا کہ نبیؐ غیب جانتے ہیں تو وہ کافر ہو جائے گا تو کسی دوسرے شخص کے بارے میں ایسا عقیدہ رکھنے والا بطریقہ اولیٰ کافر ہوگا۔

(۷)۔قاضی خان حنفیؒ فرماتے ہیں۔وھو ماکان یعلم الغیب حین کان فی الاحیاء فکیف بعد الموت (فتاوی قاضی خان ص ۸۸۳ جلد ۴) کذافی خلاصة الفتاویٰ ص ۳۸۵ جلد ۴، البحر الرایق لابن نجیم ص ۸۸ جلد ۳ عالمگیری ص ۲۸۳ جلد ۲)

(۸)۔ مُلا علی قاریؒ وکیل احناف ابن ہمام سے نقل کرتے ہیں۔ ثم اعلم ان الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الاما اعلمھم اللہ تعالیٰ قل لا یعلم من فی السماوات والارض الغیب الااللہ. شرح فقہ اکبر ص ۱۳۷ کذا فی مسامرہ ص ۱۲۹)

(۹)۔ امام محمد بن شہابؒ۔ (۱۰)۔ ابن نجیمؒ۔ (۱۱)۔ علامہ عبدالرحمٰن آفندیؒ۔

(۱۲)۔ مولانا عبدالحی لکھنویؒ فرماتے ہیں۔ من قال ان ارواح المشائخ حاضرۃ تعلم یکفر (بزازیدہ ص ۳۲۶، البحر الرائق ص ۱۲۴ جلد ۵، مجمع الانہر ص ۲۹۹ جلد ۲، مجموعۃ الفتاویٰ ص ۵ شرح فقد اکبر ص ۱۸۲ تبیان ص ۱۳۳ تنشیط ص ۳۱)

(۱۳)۔ قاضی حمید الدین ناگوریؒ استاذ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ فرماتے ہیں۔ ومنھم الذین یدعون الانبیاء والاولیاء عندالحوائج والمصائب باعتقادان ارواحھم حاضرۃ تسمع النداء وتعلم الحوائج وذالک شرک قبیح وجھل صریح (تفہیم المسائل بحوالہ توشیح کذا فی جواھر التوحید ص ۲۷۲)

(۱۴)۔ ملا حسین خبازؒ فرماتے ہیں۔ واز کلمات کفراست ندا کردن اموات غائبان را بگمان آنکہ حاضراند مثل یارسول اللہ ویا عبدالقادر ومانند آن (تفہیم المسائل بحوالہ مفتا القلوب از ملا حسین)

(۱۵)۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں۔ اگر کسے گوید کہ خدا ورسول بریں عمل گواہ اند کافر شود (ارشاد الطالبین ص ۲۸) نیز فرماتے ہیں۔ اولیاء را علم غیب نباشد مگر از مغیبات بطریق خرق عادات بکشف یا الہام آنہا را علم دہند و علم غیب مر اولیاء را گفتن کفراست (ارشاد ص ۲۷)

(۱۶)۔ مولوی فصیح الدین انصاریؒ فرماتے ہیں اولیاء کو علم غیب کا حامل کہنا سراسر کفر ہے الخ۔ ترجمہ ارشاد الطالبین ص ۲۹)

(۱۷)۔شاہ عبدالعزیز دہلویؒ فرماتے ہیں۔اور وہ مشرکین ہے جوانبیاء ومرسلین کیلئے صفات الوھیت ثابت کرتے ہیں مثلاً علم غیب، دور ونزدیک سے ہر کسی کی فریاد سُننا اور تمام کاموں پر قدرت کا حاصل کرنا۔

(۱۸)۔شاہ عبدالقادر محدّث دہلویؒ فرماتے ہیں۔شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کرسکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اس کے اختیار میں ہے۔حاشیہ موضح القرآن بر آیت ولا تنکحوا المشرکین بقرہ.

(۱۹)۔شاہ محمد اسحاق دہلویؒ کا فتویٰ ہیچ کے رادر علم وقدرت مطلقہ وتصرفات درامور عالم شریک باخدائے نباید ساخت پس این قسم ندا کردن غیر خدائے راموجب شرک وکفراست (مسائل اربعین ص ۴۳ مسئلہ ۲۷)

(۲۰)۔نواب قطب الدین کا فتویٰ۔بعضے شخص کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کو آخر عمر میں کل علم غیب عنایت فرمائے ہیں سو یہ بات محض غلط ہے۔یہ بالا فتوی ان علماء کا بھی ہے۔

(۲۱)۔عبدالکریم سندھی۔(۲۲)۔عبدالحی لاہوری۔(۲۳)۔محمد نذیر حسین دہلوی۔

(۲۴)۔خواجہ ضیاء الدین۔(۲۵)۔مولانا محمد رمضان۔(۲۶)۔رشید احمد گنگوھی فتاوی رشیدیہ ص ۱۱۰)

امام ابوحنیفہؒ اوصاحبین کافیصلہ۔

(۲۷)۔عقیدۃ الطحاوی میں ہے۔واصل القدر سرّ اللہ فی خلقہ لم یطلع علی ذالک ملک مقرب ولانبی مرسل (عقیدۃ الطحاوی ص ۴) تقدیر کی حقیقت اللہ کا ایک بھید ہے اس کی مخلوق میں، اس کی نہ کسی مقرب فرشتے کو اطلاع ہے نہ کسی برگزیدہ پیغمبر کو خبر

علمائے احناف کامتفقہ فیصلہ۔

جو شخص غیر اللہ کو عالم الغیب سمجھتا ہے احناف اس کو کافر کہتے ہیں

(۲۸)۔فقہ حنفی کی مشہور کتاب تاتارخانیہ میں ہے۔رجل تزوج امرأۃ ولم یحضرہ شھود فقال خدا ورسول را وفرشتگان اور اگواہ کردم بطل النکاح وکفر الناکح

لاعتقاد ان الرسول والملائكة تعلم الغيب وتسمع النداء بلاريب (تاتارخانيه بحواله مجموعة الفتاویٰ ص ۷۷)

ایک آدمی نے گواہوں کے بغیر ایک عورت سے نکاح کیا اور کہا کہ میں نے خدا اور رسول کو یا فرشتوں کو گواہ کیا تو نکاح نہیں ہوگا اور نکاح کرنے والا بلاشبہ کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے یہ اعتقاد کیا کہ رسول خدا ﷺ اور فرشتے غیب جانتے ہیں اور دور سے ندا سنتے ہیں۔ یہ فتویٰ ان کتابوں کا بھی ہے اختصاراً صرف حوالے بغیر عبارت لکھ دیتا ہوں۔

(۲۹)۔ قاضی خان ص ۸۸۳ جلد ۴۔

(۳۰)۔ خلاصة الفتاویٰ ص ۳۸۵ جلد ۴.

(۳۱)۔ امام والوالجی كذا فی جواهر التوحيد ص ۲۶۸.

(۳۲)۔ امام ابن نجیمؒ فی البحر الرائق ص ۸۸ جلد ۳) .

(۳۳)۔ فتاوی جواهر اخلاطیه۔

(۳۴)۔ فتاویٰ بزازیه بحواله مجموعة الفتاویٰ ص ۳۴۵ جلد ۱)

(۳۵)۔ فصول عمادیه بحواله عالمگیری ص ۲۸۳ جلد ۲)

(۳۶)۔ مجمع الانهر ص ۶۹۹ ج ۲).

(۳۷)۔ مالابدمنه لقاضی ثناء الله پانی پتی

(۳۸)۔ ارشاد الطالبین ص ۲۸).

(۳۹)۔ ترجمه ارشاد الطالبین ص ۳۰)

(۴۰)۔ فتاوی مجموعه خانی ص ۶ جلد ۲).

(۴۱). فتاوی برهنه ص ۱۲۷ جلد ۱)

(۴۲)۔ حاشیه برهنه ص ۱۲۷).

(۴۳)۔ قاضی خان میں فرماتے ہیں۔ ومن ادعى علم الغيب كان كافراً ج ر :علم

غیب کا دعویٰ کیا وہ کافر ہوگیا۔(جواھر التوحید ص ۲۸۱)

ایک جگہ فرماتے ہیں۔رجل قال انا اعلم المسروقات قال الشیخ الامام محمدبن فضل اللہ ومن صدقہ یکون کافراً:قیل له فان قال هذا القائل اناا خبر باخبار الجن ایای بذالک قال هو ومن صدقه کافر باللہ لقوله علیه السلام من اتی کاهناً فصدقه فیما قال فقد کفر بماانزل علی محمد:لایعلم الغیب الااللہ لاالجن والانس (کذافی جواهر ص ۲۸۰)

(۴۴)۔ابن عابدین الشامی فرماتے ہیں۔دعویٰ علم الغیب معارضة نص القران فیکفربها (ص ۲۹۷ جلد ۳) علم غیب کا دعویٰ نص قرآن کے مخالف ہے تو اس پر انسان کافر ہو جاتا ہے۔

(۴۵)۔خواجہ دوست محمد قندھاری فرماتے ہیں۔اولیاء راعلم غیب نباشد۔

(۴۶)۔اسطرح فتویٰ خواجہ محمد معصوم کا بھی ہے۔(مکتوبات معصومیه مکتوب ص ۱۹ ج ۳)

(۴۷)۔امام ربانی مجدد الف ثانی کا فتویٰ۔عوام درین ضلالت فرونشتہ اند وخیال کردہ اند کہ ولی رامے باید کہ اکثر اشیاء بروے منکشف شود۔ھو کماتریٰ من الظنون الفاسدة ان بعض الظن اثم (مکتوب ۱۰۷)

(۴۸)۔سیّدنا عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں۔

والذی اتفقت علیه طوائف الرافضة ان الامام یعلم کل شیئ ماکان ومایکون (الی قوله) لعنة اللہ علیهم جحدوا التنزیل (جواهر ص ۲۸۵)

(۴۹)۔وفی المرقات:الکفرعلی اعتقاد انه عالم الغیب ص ۱۰۰ جلد ۳)

(۵۰)۔مولانا حسین علیؒ کا فتویٰ:یعنی اگر کوئی کہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی شخص ہر چیز جانتا ہے وہ بھی کافر ہے۔اگر حق تعالیٰ کسی وقت جتلا دے تو جتلا دیتا ہے یہ صحیح ہے(جواھر ایضاً)

علم غیب کے متعلق بہترین اشعار۔

اگر حاضر ہوتے بھر جا نبی ﷺ　تو وحی وکشف کی نہ کچھ غرض تھی

اگر وہ ہر ذرہ کے وہ رکھتے خبر　تو کیوں زہر کھاتے بجنگ خیبر

اگر غیب دان ہیں حضور نبی ﷺ　بدر کے اساریٰ میں کیوں رائے لی

قصہ عائشہؓ کا نہیں تجھ کو یاد　کہ جب افک والوں نے کیا تھا فساد

نبی ﷺ نے صحابہ سے مشورہ لیا　بجز وحی حق کے نہ عقدہ کھلا

صدیقؓ وفاروقؓ وعثمانؓ وعلیؓ　کمیٹی کے ممبروں سے کیوں رائے لی

اگر غیب دان ہوتے وہ پاک باز　نہ کرتے کمیٹی میں وہ ترک وتاز

خدا جتنا چاہے جتا دیتا ہے　وہی جتنا چاہے دکھا دیتا ہے

وہ غالب نہیں کرتا کل غیب پر　نبی ہو ولی ہو فرشتہ اگر

نبی کو جو حاضر وناظر کہے　بلاشک شرع اس کو کافر کہے

علم موسیٰؑ چون کہ شد در غیب بند　علمِ موسٰی کہ بودا ے ارجمند

جاہل مرکب وہ شخص ہے جو یہ بے شمار کتابوں کے حوالے اور آیات قرآن مجید پڑھ کر پھر بھی غیر اللہ کو عالم الغیب کہے

علمائے دیوبند کے اقوال۔

میں چند علمائے دیوبند کی کتابوں کے حوالی ذکر کرتا ہوں اسلئے کہ عبارات نقل کرنے سے یہ رسالہ جلدوں کی کتاب بن جاتی ہے اور میں ہر رسالہ میں صرف عمدہ اقوال مختصر نقل کرنا چاہتا ہوں۔

(۱)۔شیخ المشائخ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ۔(۲)۔شیخ الھند مولانا محمد الحسن۔

(۳)۔مولانا محمد یعقوب نانوتوی۔(۴)۔مولانا مفتی عزیز الرحمٰن۔

(۵)۔مولانا سید احمد حسن محدث۔(۶)۔خلیل احمد سہارنپوری شارح سنن ابی داود

(۷)۔اور دیگر علمائے دیوبند کا متفقہ فیصلہ ملاحظہ فرمائے۔

(۱)۔جو شخص اللہ جل شانہ کے سوا علم غیب کسی دوسری کو ثابت کرے اور اللہ تعالیٰ کے برابر کسی دوسرے کا علم جانے وہ بے شک کافر ہے اس کی امامت اور اس سے میل جول محبت سب حرام ہے فقط فتاوی رشیدیہ ص ۲۰۵)

(۲)۔اگر کسی کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خود خطاب سلام سنتے ہیں وہ کافر ہے، خواہ السلام علیک کہے یا السلام علی النبی کہے فتاوی رشیدیہ ص ۲۴۳)

(۳)۔حضرت کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا رشیدیہ ص ۲۴۴)

(۸)۔محمد صدر الدین۔(۹)۔محمد جان علی۔(۱۰)۔سید محمد نذیر۔(۱۱)۔خواجہ ضیاء الدین۔

(۱۲)۔محمد عبد الحق۔(۱۳)۔محمد اسماعیل۔(۱۴)۔محمد گل۔(۱۵)۔محمد جان علی۔

(۱۶)۔محمد ابوالفضل۔(۱۷)۔فضل محمد۔(۱۸)۔محمد احتشام الدین۔(۱۹)۔محمد قاسم

(۲۰)۔محمد ہدایت۔(۲۱)۔فتاوی رشیدیہ ص ۳۷۰) میں کہتے ہیں جو شخص رسول اللہ کو علم غیب جو خاصہ حق تعالیٰ ہے ثابت کرتا ہو اس کے پیچھے نماز نادرست ہے کیونکہ یہ کفر ہے اس کی اقتداء جائز نہیں۔اور بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے ص ۳۷۱) اس طرح ص ۲۲۰ میں فرماتے ہیں علم غیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے کہ سوا حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا ص ۲۰۱) میں ہے جب انبیاءؑ کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا ص ۲۲۷) میں ہے جو شخص رسول علیہ ﷺ کے علم غیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے

دسخط: (۲۲)۔عبد المؤمن۔(۲۳)۔محمد اسحاق۔(۲۴)۔محمد ریاض۔(۲۵)۔سراج احمد

(۲۶)۔جواہر التوحید لشیخ غلام اللہ خانؒ راولپنڈی۔

(۲۷)۔ازالۃ الرّیب عن مسألۃ علم الغیب لمفتی رشید احمد لدھیانویؒ احسن الفتاوی ص ۲۰۱ جلد ۱ میں موجود ہے۔

علمائے دیوبند کی معتمد کتابیں۔

(۱)۔عالم الغیب اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں۔(۲)۔اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عالم الغیب سمجھنا شرک

اور کفر ہے۔(۳)۔اس عقیدے والا امام کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے:اس کے متعلق صرف معتمد کتابو کے حوالے. (۱)۔احسن الفتاوی مفتی رشید احمدؒ (ص۲۰۱ جلد۱)

(۲)۔کفایت المفتی ص ۹۸ جلد۱)۔(۳)۔فتاوی محمودیہ مفتی محمود حسن گنگوھی (ص ۲۷۵ جلد۵ ص۲۰ جلد۱۰،ص ۱۴۳ جلد۱۲،ص ۳۸ جلد۱۴)

(۴)۔اختلاف امت اور صراط مستقیم (ص۳۵ تا ۳۷) مولانا یوسف لدھیانوی شھیدؒ۔

(۵)۔امداد الفتاویٰ لمولانا اشرف علی تھانویؒ ص ۴۳۳ جلد۵)

(۶)۔تقویۃ الایمان (ص ۳۶۵ تا ص ۳۷۶) مولانا شاہ اسماعیل شھید دہلویؒ۔

(۷)۔عزیز الفتاویٰ لمفتی عزیز الرحمنؒ (ص۷۵۰)

(۸)۔آپ کے مسائل کا حل ایک جلد میں لمفتی محمد یوسف (ص۸۲)

(۹)۔فتاوی حقانیہ ص (۱۸۹ جلد۱) لمولانا عبد الحق بانی اکوڑہ خٹک۔

(۱۰)۔مسائل شرک وبدعت لمولانا رفعت قاسمی مدرس دار العلوم دیوبند (ص۱۴، ۱۵)

(۱۱)۔توحید وشرک کی حقیقت (ص۱۶۹ تا ۱۹۴) لمولانا سید نور الحسن بخاری۔

(۱۲)۔مولانا مفتی محمود کہتے حضورﷺ کے حاضروناظر ہونے اور عالم الغیب ہونے کا اعتقاد کفر ہے۔(فتاوی مفتی محمود ص ۲۶۸ جلد۱)

(۱۳)۔خیر الفتاوی (ص ۱۰۷) لمفتی خیر محمد جالندھری مفتی اعظم خیر المدارس ملتان۔

(۱۴)۔الدر المنظوم فی مناقب الامام المظلوم لمولانا خان بادشاہ ص ۱۱)

(۱۵)۔عقیدۂ توحید لمولانا ایاز صاحب (ص۳۴، ۳۵)

(۱۶)۔بندہ کی کتاب یارسول اللہ یاعلی یابابا کہنے کی شرعی حیثیت ص ۱۱ تا ۱۵)

تنبیہ: علم ذاتی اور عطائی کا مفصل بحث جواھر التوحید میں موجود ہے اختصار کی وجہ سے یہاں گنجائش نہیں اوران دلائلوں کے بعد اس بحث کی ضرورت بھی نہیں۔

علم غیب صرف اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے۔

(۱)۔وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ.(سورۃ ھود ۱۲۳)

ترجمہ: اورآسمانوں اورزمینوں میں جتنی غیب کی باتیں ہیں ان کا علم خدا ہی کو ہے اور سب امور اسی کی طرف رجوع ہوں گے۔سوتو اسی کی عبادت کر اور اسی پر بھروسہ رکھ۔

(۲)۔وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَااَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَاَقْرَبُ (سورۃ نحل ۷۷)

ترجمہ:اورآسمان اورزمین کی پوشیدہ باتوں کا علم اللہ ہی کے ساتھ خاص ہے اور قیامت کا معاملہ بھی ایسا ہوگا جیسے انکھ جھپکنا بلکہ اس سے بھی جلدی۔

(۳)۔لَهٗ غَيْبُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اَبْصِرْ بِهٖ وَاَسْمِعْ.(سورۃ کھف ۲۶)

ترجمہ:آسمانوں اورزمین کا علم غیب اسی کو ہے۔وہ کیسا کچھ دیکھنے والا اور کیسا کچھ سننے والا ہے۔

(۱)۔سیدمحمود الوسی حنفی" پہلی آیت کے ذیل میں فرماتے ہیں۔ای انہ سبحانہ یعلم کل ماغاب فی السماوات والارض ولا یعلم ذالک احد سواہ (روح المعانی ص ۱۶۷ جلد۱۲)

یعنی اللہ تعالیٰ زمین آسمان کی ہر چھپی چیز کو جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زمین وآسمان کا کلی غیب نہیں جانتا۔

(۲)۔علامہ ابوحیان اندلسی مالکی" لکھتے ہیں۔لایخفی علیہ شیئ من اعمالکم ولاحظ لمخلوق فی علم الغیب (البحرالمحیط ص ۲۷۵ جلد۵)

اُس پرتمہارے اعمال میں سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور مخلوق کا علم غیب میں کوئی حصہ نہیں۔

(۳)۔علامہ قاضی بیضاوی" شافعی" فرماتے ہیں۔وِلِلّٰہِ غَیْبُ السمٰوات والارض خاصۃ لایخفی علیہ خافیۃ فیھما.(تفسیربیضاوی برحاشیہ قرآن مصری)

ترجمہ: اور زمین وآسمان کا غیب اللہ ہی کیلئے مخصوص ہے زمین وآسمان کی کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں۔

(۴)۔شیخ معین الدین حنفی سورۃ نحل ۷۷ آیت کے ذیل میں لکھتے ہیں۔یختص به علم ماغاب فیهماعن العباد وخفی علیهم علمه (مدارک ص ۲۲۷، نیشاپوری ص ۱۰۰ جلد ۱۴، بر حاشیه ابن جریر)

جو چیزیں بندوں سے پوشیدہ ہیں اور جن چیزوں کا علم بندوں کو نہیں ہے ان سب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے۔

(۵)۔امام فخر الدین رازی شافعیؒ اس آیت کے تحت میں فرماتے ہیں: قوله ولِلّٰه غیب السماوات والارض یفید الحصر معناه ان العلم بهٰذه الغیوب لیس الاللّٰه (تفسیر کبیر ص ۴۹۹ جلد ۵)

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ولِلّٰه غیب السماوات والارض حصر کا فائدہ دیتا ہے اور مطلب یہ ہے کہ زمین وآسمان کے کل غیوب کا علم صرف اللہ تعالیٰ ہی کو ہے۔

(۶)۔علامه ابو سعود حنفی (۷). اور علامه آلوسی حنفی فرماتے ہیں۔

وللّٰه تعالیٰ خاصّة لالاحدغیره استقلالاً ولااشتراکاً غیب السمٰوات والارض (ابو سعود ص ۴۹۷ جلد ۵، حاشیه کبیر، روح المعانی ص ۱۹۸ جلد ۱۴)

آسمان وزمین کا غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔نہ مستقل طور پر اور نہ اشتراک کے طور پر۔

(۷)۔امام ابن جریر طبری سورۃ کهف (۲۶) کے تحت میں لکھتے ہیں۔فان ذالک لایعلمه سوی الذی یعلم غیب السمٰوات والارض ولیس ذالک الاللّٰه الواحدالقهار. (ابن جریر ص ۱۴۳ جلد ۱)

کیونکہ اس بات کو صرف وہی جان سکتا ہے جو آسمانوں اور زمین کا غیب جانتا ہو اور یہ صفت صرف اللہ ہی کی ساتھ خاص ہے جو واحد و یکتا اور زبردست ہے۔

(۴). قُلْ لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ ؕ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ. (سورۃ نمل ۶۵)

ترجمہ: اے میرے حبیب فرمادیجئے آسمانوں اورزمین میں رہنے والوں میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا سوا اللہ تعالیٰ کے اور اُن کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ وہ دوبارہ کب زندہ کئے جائیں گے۔

دیکھو بھائی اس آیت نے معاملہ بالکل صاف کردیا کہ نہ آسمان میں رہنے والے غیب جانتے ہیں اور نہ زمین میں رہنے والے ایسا نہیں فرمایا کہ صرف ایک شخص مستثنیٰ ہے وہ جانتا ہے اور وہ نبی پاک ﷺ ہے یا کوئی ولی ہے یا فرشتہ بلکہ صاف کہا آسمان والے اور زمین والے کوئی غیب دان نہیں۔

آسمان والوں سے فرشتے اور زمین والوں سے انسان وجنات مراد ہیں۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ مشرکین نے آپؐ سے کہا تھا کہ جس قیامت کے دن سے تو ہمیں ڈراتا ہے اور اس میں سخت عذاب کی دھمکی دیتا ہے ہمیں بتا تو سہی وہ قیامت کا دن کب آئے گا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر آپ کو حکم دیا کہ اس سوال کا کہ قیامت کب آئے گی؟ یہ جواب دیں کہ یہ غیب کی بات ہے اور غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔اس کے سوا زمین آسمان میں کوئی غیب دان نہیں۔

اب اسی آیت کے ذیل میں مفسرین کے اقوال دیکھو۔

علامہ خازنؒ ،امام بغوی شافعیؒ اور علامہ قرطبی مالکیؒ فرماتے ہیں۔نزلت فی المشرکین حیث سالوا رسول ﷺ عن وقت الساعۃ والمعنی ان اللہ ھو الذی یعلم الغیب وحدہ (تفسیر خازن ص ۱۲۸ ،معالم التنزیل برحاشیہ خازن قرطبی ص ۲۲۵ جلد ۱۳)

یہ آیت مشرکین کے جواب میں نازل ہوئی جب انہوں نے آپؐ سے قیامت کے وقت کا سوال کیا اور مطلب یہ ہے کہ صرف اللہ ہی تنہا غیب جانتا ہے۔

(۲)۔امام رازی شافعیؒ فرماتے ہیں۔نفی ان یکون لھم علم الغیب وذکر فی

جملة الغيب متى البعث (کبیر ص ۵۵۷ جلد ۶)
اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کے رہنے والوں سے ثبوت علم غیب کے نفی فرمادی ہے اور من جملہ غیب کی باتوں کے دوبارہ جی اٹھنے کا ذکر کیا ہے۔

(۵)۔حافظ ابن کثیر شافعیؒ فرماتے ہیں۔ لايعلم احد من اهل السموات والارض الغيب الا الله فانه المنفرد بذالک وحده لاشريک له (ابن کثیر ص ۳۷۲ جلد ۳)
آسمانوں اور زمین میں رہنے والوں میں سے کوئی بھی غیب نہیں جانتا مگر اللہ تعالیٰ، کیونکہ وہ صفت غیب دانی میں منفرد و یکتا ہے اور اس میں اُس کا کوئی شریک نہیں۔

(۶)۔علامہ الوسی حنفیؒ فرماتے ہیں۔والذی اختص به تعالیٰ انما هو علم الجميع وعلم مفاتح الغيب (روح المعانی ص ۱۱ جلد ۲۰)
اور جو علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے وہ کلی علم غیب اور مفاتح الغیب کا علم ہے............
اس سے معلوم ہوا کہ کلی غیب زمین و آسمان میں خدا کے سوا کسی کو نہیں۔

(۵)۔وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط (سوة انعام ۵۹)
ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں خزانے تمام پوشیدہ چیزوں کے ان کو کوئی نہیں جانتا بغیر اللہ تعالیٰ کے.........یہ آیت بالکل واضح اور صریح ہے کہ خدا کی ساری مخلوقات سے پوشیدہ باتوں کا علم اور غیب کے تمام خزانے صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں۔اللہ تعالیٰ کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا۔

(۶)۔اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَافِى الْاَرْحَامِ الاية (سورة لقمان ۳۴)

ترجمہ: اس آیت میں پانچ چیزیں مذکور ہیں۔جس کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں۔مگر نبی علیہ ﷺ نے اس آیت کی تفسیر فرما کر واضح کر دیا کہ غیوب خمسہ کا علم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو نہیں (بخاری ص ۶۲۶ جلد ۲، سراج المنیر ص ۲۸۶ جلد ۵)

اورحبر الامۃ مفسر قرآن ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے۔ولا یعلمها ملک مقرب ولانبی مرسل فمن ادعیٰ انه یعلم شیئاً من هذه فقد کفر بالقرآن لانه خالفه (قرطبی ص ۸۲ جلد ۱۴، خازن ص ۱۸۳ جلد ۵)

سورۃ لقمان میں جن پانچ غیوب کاذکر ہے یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ مخصوص کررکھا ہے ان کی نہ کسی مقرب فرشتے کو اطلاع دی ہے نہ کوئی نبی مرسل کو۔جو شخص ان باتوں میں سے کسی ایک کے جاننے کا دعویٰ کرے وہ قرآن کا منکر ہے کیونکہ اس نے اس کی مخالفت کی۔

امام ابوحنیفہ کا فیصلہ۔

مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ خلیفہ منصور نے خواب میں ملک الموت کو دیکھا تو اس سے اپنی عمر کے بارے میں سوال کیا کہ میری کتنی عمر باقی ہے تو فرشتے نے پانچ انگلیوں سے اشارہ کیا اور غایب ہوگیا۔منصور نے تعبیر دانوں کے سامنے اپنا خواب بیان کیا۔ان میں امام ابوحنیفہ بھی تھے معبروں نے بہت سی تعبیریں بیان کیں۔کسی نے کہا کہ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ خلیفہ کی عمر پانچ سال باقی ہے، کسی نے کہا پانچ ماہ باقی ہے، کسی نے کہا پانچ دن باقی ہیں۔لیکن جب امام ابوحنیفہؒ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا۔هو اشارة الی هٰذه العلوم الخمسة لایعلمها الا الله (مدارک ص ۲۱۹ جلد ۳) کہ وہ ان علوم خمسہ کی طرف اشارہ ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

مطلب یہ ہے کہ ملک الموت نے پانچ انگلیوں سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ مجھے تمہاری بقیہ عمر کا پتہ نہیں کیونکہ یہ مفاتح الغیب میں سے ہے اور ان کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں۔

شبہ ....بعض لوگوں کا یہ خیال ہے کہ انبیاء، اولیاء، فرشتوں کو صرف ان پانچ چیزوں کا علم نہیں باقی کا ہے تو یہ خیال محض غلط ہے اسلئے کہ اس رسالہ میں کتنی ایات اور احادیث ہیں جو عموم پر دلالت کرتی ہیں، اور مفسرین بھی کہتے ہیں کہ مغیبات ان پانچ میں محصور نہیں ....

چنانچہ علامہ آلوسیؒ الحنفی فرماتے ہیں۔ولیس المغیبات محصورة بهٰذه الخمس وانما خصت بالذکر لوقوع السؤال عنها ولانها کثیرا ما تشتاق

النفوس الی العلم بھا (روح المعانی ص ۱۱۲ جلد ۲۱)
مغیبات ان پانچ ہی میں محصور نہیں ہیں اور خصوصیت سے ان پانچوں کا ذکر محض اسلئے ہے کہ انہیں چیزوں کے بارے میں سوال کیا گیا تھا یا اسلئے کہ اکثر دلوں میں ان چیزوں کے معلوم کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ علم غیب کے متعلق احادیث اس آیت کے ذیل میں سراج المنیر، در منثور، ابن کثیر وغیرہ میں بکثرت موجود ہیں فمن شاء فلیرجع ھنا۔
قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ فرماتے ہیں۔ خزائن غیب ان مذکورہ پانچ امور میں منحصر نہیں ہیں۔ بلکہ ہر وہ چیز جو ابھی تک وجود اور ظہور میں نہیں آئی وہ بھی ان خزائن غیب میں داخل ہے جن کو سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا (تفسیر مظہری ص ۲۷۴ جلد ۳)

(۱) قرآنی آیات علم غیب کے بارے میں۔

(۱). قال الم اقل لکم انی اعلم غیب السمٰوٰت والارض واعلم ماتبدون وماکنتم تکتمون (بقرہ ۳۳)

(۲). یعلم سرّکم وجھرکم ویعلم ماتکسبون. (انعام ۳)

(۳). وعندہ مفاتح الغیب لایعلمھا الاھو (انعام ۵۹).

(۴). وماتکون فی شان وماتتلومنہ من قرآن ولا تعملون من عمل الاکنا علیکم شھودا اذ تفیضون فیہ ومایعزب عن ربک من مثقال ذرۃ فی الارض ولافی السماء ولااصغر من ذلک ولااکبر الا فی کتاب مبین (یونس ۶۱).

(۵). الاانھم یثنون صدورھم لیستخفوا منہ الاحین یستغشون ثیابھم یعلم ما یسرون ومایعلنون انہ علیم بذات الصدور (ھود ۵)

(۶). ومامن دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا ویعلم مستقرھا ومستودعھا (ھود ۶)

(۷). وللہ غیب السمٰوٰت والارض (ھود ۱۲۳).

(۸).اللہ یعلم ماتحمل کل انثی وماتغیض الارحام وماتزداد و کل شئ عندہ بمقدار عالم الغیب والشهادة الکبیر المتعال سواء منکم من اسرّ القول ومن جهربه ومن هو مستخفٍ باللیل وسارب بالنهار (رعد ۸تا۱۰)

(۹).ربنا انک تعلم مانخفی ومانعلن ومایخفی علی اللہ من شئ فی الارض ولافی السماء (ابراهیم ۳۸)

(۱۰).ولقد علمنا المستقدمین منکم ولقد علمنا المستاخرین (الحجر ۲۴)

(۱۱).واللہ یعلم ماتسرون وماتعلنون (نحل ۱۹)

(۱۲).لاجرم ان اللہ یعلم مایسرون ومایعلنون (نحل ۲۳)

(۱۳).وللہ غیب السمٰوٰت والارض (نحل ۷۷)

(۱۴).ربکم اعلم بمافی نفوسکم (اسراء ۲۵)

(۱۵).وربک اعلم بمن فی السمٰوٰت والارض (اسراء ۵۵)

(۱۶).قل اللہ اعلم بمالبثوا له غیب السمٰوٰت والارض ابصربه واسمع مالهم من دونه من ولی و لایشرک فی حکمه احداً (کهف ۲۶)

(۱۷).قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولوجئنا بمثله مددا (کهف ۱۰۹)

(۱۸).لقد احصٰهم وعدّ هم عدًّا (مریم ۹۴)

(۱۹).وان تجهر بالقول فانه یعلم السر واخفیٰ (طه ۷)

(۲۰).قال علمها عند ربی فی کتاب لا یضل ربی ولا ینسیٰ (طه ۵۲)

(۲۱).انما الٰهکم اللہ الذی لااله الا هو وسع کل شئ علما (طه ۹۸)

(۲۲).یعلم مابین ایدیهم وماخلفهم ولایحیطون به علما (طه ۱۱۰)

(۲۳).انه یعلم الجهر من القول ویعلم ماتکتمون (الانبیاء ۱۱۰)

(۲۴).قال ربی یعلم القول فی السماء والارض وھوالسمیع العلم(الانبیاء)

(۲۵).الم تعلم ان اللہ یعلم مافی السماوات والارض (حج ۷۰)

(۲۶).وماکنا عن الخلق غفلین(مومنون ۱۷)

(۲۷).نحن اعلم بمایصفون (مومنون۹۵)

(۲۸).قد یعلم ماانتم علیه ویوم یرجعون الیه فینبئهم بما عملوا واللہ بکل شئ علیم (نور ۶۴)

(۲۹).قل انزله الذی یعلم السرّفی السمٰوٰت والارض (فرقان ۶)

(۳۰).قال ربی اعلم بماتعملون (شعراء ۱۸۸)

(۳۱).وان ربک لیعلم ماتکن صدورھم ومایعلنون (نمل ۷۴)

(۳۲).ومامن غائبة فی السماء والارض الا فی کتاب مبین (نمل ۹ ۷)

(۳۳).وربک یعلم ماتکن صدورھم وما یعلنون (قصص ۶۹)

(۳۴).ان اللہ یعلم مایدعون من دونه من شئ(عنکبوت ۴۲)

(۳۵).ان اللہ عنده علم الساعة وینزل الغیث ویعلم مافی الارحام وماتدری نفس ماذا تکسب غداوماتدری نفس بای ارض تموت ان اللہ علیم خبیر(لقمان ۳۴)

(۳۶). ذلک عالم الغیب والشهادة العزیزالرحیم (الم سجده۶)

(۳۷).ان اللہ کان بماتعملون خبیراً (احزاب ۲)

(۳۸).وکان اللہ بکل شئ علیما (احزاب ۴۰)

(۳۹).واللہ یعلم مافی قلوبکم وکان اللہ علیماحلیما (احزاب ۵۱)

(۴۰).یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منها ومایننزل من السماء ومایعرج فیها (سبا۲)

(۴۱).عالم الغیب لایعزب عنه مثقال ذرة فی السماوات ولافی الارض ولااصغر من ذلک ولااکبر الافی کتاب مبین (سبا۳)

(۴۲).ان الله عالم غیب السمٰوٰت والارض انه علیم بذات الصدور (فاطر ۳۸)

(۴۳).وهوبکل خلق علیم (یٰس ۷۹)(۴۴).وهواعلم بمایفعلون (زمر ۷۰)

(۴۵).ربناوسعت کل شیٔ رحمة وعلما (حم مومن ۷)

(۴۶).یعلم خائنة الاعین وماتخفی الصدور (حم مومن ۱۹)

(۴۷).الیه یرد علم الساعة وماتخرج من ثمراتٍ من اکمامها وماتحمل من انثی ولاتضع الابعلمه (حم سجده ۴۷)

(۴۸).انه علیم بذات الصدور (حم شوری ۲۹)

(۴۹).وعنده علم الساعة والیه ترجعون(حم زخرف ۸۵)

(۵۰).هواعلم بما تفیضون فیه کفی به شهیدا بینی وبینکم (حم احقاف ۸)

(۵۱).قل انما العلم عندالله (احقاف ۲۳)

(۵۲).والله یعلم اسرارهم (محمد ۲۶)

(۵۳).والله یعلم اعمالکم (محمد ۳۰)

(۵۴).وکان الله بکل شیٔ علیما(فتح ۲۶)

(۵۵).ان الله یعلم غیب السمٰوٰت والارض والله بصیربماتعملون (حجرات ۱۸)

(۵۶).قد علمنا ماتنقص الارض منهم(قٓ ۴)

(۵۷).ونعلم ماتوسوس به نفسه ونحن اقرب الیه من حبل الورید(قٓ ۱۶)

(۵۸).ان ربک هواعلم بمن ضل عن سبیله وهواعلم بمن اهتدیٰ (النجم ۳۰)

(۵۹).یعلم مایلج فی الارض ومایخرج منهاومایننزل من السماء ومایعرج فیهاوهومعکم اینماکنتم والله بماتعملون بصیر(حدید ۴)

(۶۰). الم تر ان الله يعلم مافی السماوات ومافی الارض مايكون من نجوىٰ ثلثة الاهو رابعهم ولاخمسة الاهو سادسهم ولاادنىٰ من ذلک ولااكثر الاهو معهم اينما كانوا (مجادله ۷)

(۶۱). عالم الغيب والشهادة (حشر ۲۲)

(۶۲). واناعلم بمااخفيتم وماعلنتم (ممتحنه ۱)

(۶۳). يعلم مافی السماوات والارض ويعلم ماتسرون وماتعلنون والله عليم بذات الصدور (تغابن ۴)

(۶۴). وَاَنَّ الله قداحاط بكل شئ علما (طلاق ۱۲)

(۶۵). وَاَسِرُّوا قولكم اواجهروابه انه عليم بذات الصدور اَلاَيعلم من خلق وهواللطيف الخبير (ملک ۱۳، ۱۴)

(۶۶). ان ربک هواعلم بمن ضل عن سبيله وهو اعلم بالمهتدين (قلم ۷)

(۶۷). عالم الغيب (جن ۲۶)   (۶۸). انه يعلم الجهروما يخفى (اعلى ۷)

(۶۹). ان الله لايخفى عليه شئ فی الارض ولافی السماء (ال عمران ۵)

(۷۰). قل ان تخفوامافی صدوركم اوتبدوه يعلمه الله ويعلم مافی السمٰوٰت ومافی الارض (ال عمران ۲۹)   (۷۱). والله بكل شئ عليم (نساء ۱۷۶)

(۷۲). لِتَعْلَمُوْا ان الله يعلم مافی السمٰوٰت ومافی الارض وان الله بكل شئ عليم (مائده ۹۷)